احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۱۸   حج بیت اللہ نمبر   اپریل ۱۹۹۶



ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه
سبيلا و من كفر فان الله غنى عن العالمين

سید العارفین کے حضور

غلام حسن حسنی
صدر حلقہ علم و ادب بلتستان

پرتو نور صداقت شاہ سید نور بخشؒ
پیر پیران طریقت شاہ سید نور بخشؒ

عارف کامل ، مبلغ ، حامل ، علم علیؑ
شارح علم امامت شاہ سید نور بخشؒ

ظلمت شب میں چراغ حق جلایا آپؒ نے
مشعل رشد و ہدایت شاہ سید نور بخشؒ

مرزا و خاقان و امراء کے ستم کے سامنے
پیکر عزم و شجاعت شاہ سید نور بخشؒ

آپؒ ہیں سرچشمہ امن و سکون و آشتی
آپؒ ہیں خوشبوئے وحدت شاہ سید نور بخشؒ

سالکان معرفت کی دھڑکنوں کی منزلیں
جگمگا اٹھیں بہ سرعت شاہ سید نور بخشؒ

نور ایمان و یقیں سے ہو گئے روشن قلوب
مصدر لطف و عنایت شاہ سید نور بخشؒ

خطہ کشمیر سے ہے ارض بلتستان تک
آپؒ کے قدموں کی جنت شاہ سید نور بخشؒ

احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۸ | قیمت دس روپے | اپریل ۱۹۹۶ء

فہرست مضامین

ناشر:

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ز:

ریگو کمپوزر، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

اشتراک زر سالانہ

ستان	۔/120 روپے سالانہ
ودی عرب	۔/1400 روپے سالانہ
	(بشمول خصوصی ڈاک چارجز)
	۔/600 روپے سالانہ
عرب امارات	۔/600 روپے سالانہ
	۔/400 روپے سالانہ
	۔/600 روپے سالانہ

وکتابت کا پتہ:

رونل آفس "نوائے صوفیہ"

دکان نمبر 2 ، PD-17 ،

سید پور روڈ، پنڈورہ،

راولپنڈی پاکستان

آرڈر، چیک، ڈرافٹ اور

ٹری بھیجنے کا پتہ:

فلیٹ نمبر 7 ، بلاک نمبر 14 ،

کینگری IV ، آئی ایٹ سا ،

اسلام آباد پاکستان

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99 - 6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر A-358 ، سیکٹر G-6/1-1 ، اسلام آباد سے شائع کیا۔

تفکر و تذکر

حلال خوشیاں

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایھا الذین امنو لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۔ المائدہ ۸۷

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں ان کو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو (کیونکہ) اللہ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اس کی عطا کردہ ان جملہ نعمتوں سے جنہیں اس نے حلال اور پاکیزہ قرار دیا ہے، متمتع ہونے سے پرہیز کر کے ان الہیٰ نعمتوں کا کفران کرنے اور خود کو حد سے تجاوز کرنے والوں کے زمرے میں شامل کرنے سے بچا جائے۔

یہ بات جملہ اہل ایمان بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے اور اسلام میں کوئی ایسا حکم موجود نہیں جو فطرت انسانی اور سنت اللہ کی قوت سے مستحکم قوانین فطرت و کائنات سے کسی طور پر متصادم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جس دین کو پسند فرمایا وہ نظام عدل پر قائم ہے اور نظام عدل میں بے جا افراط اور تفریط کی گنجائش نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ گزشتہ شماروں میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ خداوند تعالیٰ کی تخلیق میں ایک نازک توازن موجود ہے۔ اور عدل و انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اس نازک نظام توازن کو برقرار رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ بس جہاں روح انسانی اور دنیائے روحانیت ایک زندہ حقیقت ہے وہاں جسم انسانی اور مادی دنیا بھی ایک مثبت وجود کا حامل ہے جس کی یکسر نفی کرنا کسی طور پر بھی قرین عدل نہیں ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وجود انسانی کے بنیادی اجزائے ترکیبی یعنی جسم اور روح کو یکساں اہمیت کا حامل قرار دیا اور ان دونوں کی متوازن نشوونما اور بالیدگی کے لئے ایسے متوازن اصول اور ضابطے بنائے جنہیں قرآن مجید حدود اللہ کے نام سے یاد کرتا ہے ۔ یہی حدود اللہ دین اسلام کی اساس ہیں اور ان سے تجاوز کرنے والے ظالمین کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

تصوف اسلامی میں منفی رویوں کی آمیزش

بد قسمتی سے بیرونی نظریات کے زیر اثر اسلامی تصوف میں ایسے رجحانات در آئے جن کے باعث تصوف سراسر ترک دنیا، رہبانیت اور نفی جسم و مادہ سے عبارت، حرکت و زندگی سے عاری اور جمود و تعطل کا شکار نظام بن کر رہ گیا۔

ان منفی سوچ کے حامل لوگوں نے گویا طریقت کو شریعت کی ضد سمجھ لیا اور سادہ لوح انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے نام نہاد روحانی دعوؤں کی آڑ میں شریعت مطہرہ کا کھلم کھلا مذاق اڑایا۔ یوں وہ عظیم علم جو دین اسلام کی اصل روح کا امین تھا دین اسلام اور شریعت محمدیہؐ سے کوسوں دور ہو گیا اور آج بد قسمتی سے لوگوں کی ایک کثیر تعداد لباس سے عاری ہو کر، نشے میں دھت مزاروں اور درگاہوں پر رقص و سرود میں مشغول رہنے کو تصوف سمجھتی ہے۔

نعمتوں کا اثبات

یہاں ہم اپنی گفتگو کا رخ اصل موضوع کی طرف واپس موڑتے ہوئے اس امر کی اہمیت پر زور دیتے ہیں کہ نظام تصوف جسم انسانی اور مادی کائنات کی اہمیت کو ختم کر

کے انہیں دھوکہ اور سراب قرار دینے کا نام نہیں۔ یقیناً جسم اور مادہ خداوند تعالیٰ کی تخلیق ہیں اور اللہ پاک کی کوئی تخلیق باطل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ حق ہیں اور حق سے باطل کا صدور ہرگز ممکن نہیں۔ پس پہلی ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ہم مادی حیات اور مادی دنیا کا اثبات کریں اور پھر اس سے متعلق ان جملہ لوازمات کی اہمیت کو تسلیم کر لیں جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے تعبیر فرمایا ہے۔

مضمون کی ابتدا میں جس آیت کریمہ کا ذکر کیا گیا ہے، اس کی شان نزول کے بارے میں مفسرین فرماتے ہیں کہ عہد نبویؐ میں صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے یہ عہد کیا تھا کہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے اور راتوں کو بستر پر نہ سوئیں گے بلکہ جاگ کر عبادت کرتے رہیں گے۔ گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے۔ خوشبو نہ لگائیں گے اور عورتوں سے جدا رہیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس ارادے سے روک دیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی کی جائز لذتیں اور راحتیں اپنے اوپر حرام کر لینا اور اس کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھنا درست نہیں۔

نعمتوں سے تمتع عین اسلام ہے

چنانچہ قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے:

یبنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد و کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج بعبادہ والطیبت من الرزق۔ قل ھی للذین امنو انی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ کذالک نفصل الایت لقوم یعلمون۔

اے بنی آدم، ہر نماز کے وقت (لباس سے) اپنے تئیں آراستہ کر لیا کرو، اور کھاؤ پیئو اور اسراف نہ کرو، اللہ اسرف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھو کہ اللہ نے جو زینت (کے سازو سامان) اور کھانے (پینے) کی ستھری چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ کہو، یہ نعمتیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں (اور قیامت کے دن تو خالص (انہی کے لئے ہوں گی) اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے (اپنے) احکام کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں۔ (الاعراف ۳۱، ۳۲)

عین اسی طرح زندگی کی وہ تمام لذتیں، تمام راحتیں اور تمام خوشیاں جن کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے یقیناً ایسی چیزیں نہیں جن کو ترک کیا جائے چنانچہ ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی یوں ہوا ہے:

اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاماً فھم لھا ملکون۔ وذللنھا لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون۔ ولھم فیھا منافع و مشارب افلا یشکرون۔

کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے (نفع) کے لئے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے مویشی پیدا کئے اور (اب) یہ ان کے مالک) بنے بیٹھے؛ ہیں ہم نے ان (مویشیوں) کو ان کے بس میں کر دیا ہے کہ ان میں کچھ تو ان کی سواریاں اور بعض (کا گوشت) یہ کھاتے ہیں اور ان کے اندر ان کے لئے (اور بھی بہتیرے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی۔ پھر کیا (بات ہے کہ) یہ لوگ (ان نعمتوں) کا شکر ادا نہیں کرتے؟

اسراف اور محبت دنیا جائز نہیں

پس جس چیز سے اسلام اور تصوف روکتا ہے اور حلال نعمتوں سے تمتع نہیں بلکہ اسراف یعنی بے جا خرچ کرنا اور مال و دولت دنیا کی محبت میں منہمک ہونا ہے۔

اسراف یعنی بے جا خرچ کرنا بھی ایک طرح سے نعمت الٰہی کا کفران ہی ہے۔ کیونکہ خدائی نعمتیں ایسی فالتو چیز نہیں ہیں کہ ان کو بے جا اڑا کر انہیں ضائع کیا جائے بس مال و دولت بے جا اڑانے والے کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔

یعنی مال بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں

اور یقیناً شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اسی طرح مال کو سامان لہو و لعب میں ضائع کرنا اور پھر اسے جسم و روح کی تفریح قرار دینا بھی ناجائز ہے کیونکہ اہل ایمان کی نشانی قرآن پاک میں یہ آئی ہے۔ ھم عن اللغو معرضین۔ یعنی مومن بے ہودہ اور لغو باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

اہل تصوف کا مسلک

اہل تصوف کا مسلک دراصل اسراف سے پرہیز ہے نعمت خداوندی کا کفران ہرگز نہیں۔ پس اہل تصوف کے نزدیک ترک دنیا دراصل ترک محبت دنیا ہے کیونکہ حدیث نبویؐ کی رو سے حب الدنیا راس من کل خطیئۃ یعنی دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح اہل تصوف مال کو مردود نہیں سمجھتے بلکہ اس کی جمع اندوزی اور محبت کو حرام سمجھتے ہیں کیونکہ یہ عقیدہ بھی عین قرآنی تعلیمات کے مطابق ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ن الذی جمع مالا و عددہ۔

خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کے لئے جس نے مال سمیٹا اور گن گن کر رکھا۔

عین اسی طرح خورد و نوش اور اسباب لذت کام و دہن کے باب میں اہل تصوف ایسے انہماک سے پرہیز کرتے ہیں جس کے باعث نفس امارہ قوی ہو جائے اور قلب انسانی خالق حقیقی کی یاد سے غافل ہو جائے کیونکہ زیادہ کھانا اور زیادہ لذیذ اور مرغن غذا کا کھانا کثرت نوم کا باعث بنتا ہے جو یاد الٰہی میں خلل عظیم ہے۔

صوفی اور سالک راہ کا اصل مطمح نظر قرب الٰہی کا حصول ہوا کرتا ہے اور یوں وہ راہ محبت کا مسافر اس قرب اور محبت کے راستے میں جو چیز بھی آڑے آئے وہ اسے اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے چاہے وہ مال و زر کی محبت ہو، چاہے اولاد کی محبت اور چاہے لذائذ حیات کی محبت۔

پس مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوا کہ لذائذ حیات سے حظ اندوزی کے ضمن میں اہل تصوف کا مسلک عین قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ اہل تصوف نہ نصاریٰ کی طرح رہبانیت کا پرچار کرتے ہیں اور نہ ہنود کی طرح ساری دنیا اور کائنات کو دھوکا اور سراب قرار دیتے ہیں بلکہ وہ خداوند تعالیٰ کی تخلیق کردہ نعمتوں کی بوقلمونی پر روز تفکر کرتے ہیں اور ان کی زبانوں پر ہمیشہ ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔

یعنی اے ہمارے رب تو نے (کائنات) کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

کا ورد جاری رہتا ہے۔

ان کا نظریہ حیات توانا اور حیات بخش ہے اور یوں مذہب تصوف جو دین اسلام اور شریعت محمدیہ مطہرہ کی اصل روح ہے ایک عالمگیر مذہب اور ترقی پسند نظریہ حیات ہے اور جدید انسانوں کے حقیقت پسندانہ اذہان کو کوئی اور نظام اس سے بڑھ کر مرغوب نہیں ہو سکتا۔

بقیہ — شاہ ہمدان

غریب، کمزور عوام کی حمایت کرے۔ اور فقیروں اور اہل اللہ کے ساتھ اکثر ہم نشینی کرے۔ اہل فاقہ کے حالات سے غافل نہ ہو اور کمزوریوں اور عاجزوں کے فاقہ روکنے میں غفلت نہ کرے۔ اور یتیموں اور بیواؤں کی دلجوئی کو اپنے آپ پر فرض سمجھے اور قیامت کی گرفت سے خوف کھائے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو حاکم وقت کبھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔ اور نصیحت دینی کو خاص و عام کے لئے عام کر دے۔ گناہ اور معصیت سے خود بھی بچے اور رعایا کو بھی اس سے بچنے کی ترغیب دے۔

خلاصہ کلام: شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات، قرآن اور سنت سے عبارت ہیں۔ آپؒ نے پوری جزئیات کے ساتھ حکومت اور رعایا کے باہمی رشتے پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی تعلیمات کی ہمہ گیریت اور آفاقیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے نظریات، آج بھی اسی طرح قابل عمل ہیں، جس طرح وہ اس دور میں تھے، جب انہیں پہلی بار پیش کیا گیا۔ ہمارا ایمان ہے کہ شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات پر اگر آج بھی صدق دل سے عمل کیا جائے، تو ہماری ملی زندگی میں انقلاب بپا کیا جا سکتا ہے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

قرآن مجید

مولوی عبدالحمید، ایم اے، بی ایڈ

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اور تشریح

ایاک نعبد و ایاک نستعین

ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

وایاک نستعین

اور ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

"ایاک" یہ ضمیر منصوب منفصل مفعوم ہے اس کو مقدم کرنے میں دو حکمتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک مفعول کا اپنے فعل پر مقدم ہونے سے کلام میں حصر پیدا ہوا دوسرا یہ کہ معبود اور مستعان کا ذکر پہلے اور بندے کی اپنی عبادت اور استقامت کا ذکر بعد میں ہوا۔ جو مقام ادب کا عین تقاضا ہے۔

ابتدائے صلوٰۃ سے مالک یوم الدین تک مسلسل اللہ رب العزت کی صفت جمال و جلال کا بیان تھا اب بندہ اس حمد و ثنا کی برکت سے اس قدر اپنے معبود و ملا کے قریب ہو گیا کہ یوں مخاطب ہوتا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اے ہمارے رب ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ گویا بندہ اپنے رب سے ہم کلام ہے اور اپنی التجائیں پیش کر رہا ہے۔

عبادت کا معنی

عبادت کا معنی بندگی ہے اور غایۃ الخشوع والتزلل (انتہائی عاجزی و انکساری) کا نام ہے جس کا آخری درجہ سجدہ ہے اس لئے سجدہ عبادت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے ماسو اللہ کسی کے لئے جائز نہیں سابقہ امتوں میں بندوں کے لئے سجدہ جائز تھا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تمام فرشتوں نے بحکم خداوندی سجدہ کیا ور سجدہ نہ کرنے پر شیطان راندہ بارگاہ ہوا۔ حضرت یوسف کے والدین اور بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کے لئے سجدہ تعظیمی کیا مگر امت محمدیہ میں سجدہ تعظیمی بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ قرآن جابجا اعلان کرتا ہے۔

لاتعبدون الا اللہ اللہ کے سوا تم کسی کی بھی عبادت نہ کرو بلکہ واعبدونی۔ میری ہی عبادت کرو۔ اگر کوئی اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرے تو یہ شرک ہو گا۔ اور مشرک کے بارے میں اللہ یوں ارشاد فرماتا ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء۔ اللہ کبھی معاف نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک کے علاوہ باقی گناہ جسے چاہے اللہ معاف فرمائے گا۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا ان الشرک لظلم عظیم بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

ایاک نستعین جب بندہ ایاک نستعین کی صدائے حق بلند کرتا ہے تو گویا وہ اعلان کر رہا ہے کہ اے میرے رب میں تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں باقی تمام دنیا والوں سے اپنی امیدیں منقطع کر کے تجھ سے امیدیں وابستہ کر رہا ہوں۔ اب تو ہی ہمارا مددگار اور کارساز ہے۔ بندے پھر اعلان کرتا ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور بہترین مددگار اور بہترین مولیٰ اور نصیر ہے۔ قرآن کریم نے بھی جابجا بندوں کو یہی تعلیم دی ہے۔ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔ پس مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ دوسری جگہ فرمایا فاذا عزمت فلیتوکل علی اللہ۔ جب تم کسی کام کا عزم کرو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لئے خوشخبری ہے۔

فمن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لئے اللہ کافی ہے اسے در در کی ٹھوکریں کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

باقی صفحہ نمبر ۲۷ پر

الحدیث

طہارت صغریٰ (وضو) کی فضیلت

عبدالرحیم کرنی ایم-اے، بی ایڈ

عن علی و جابر علیہا السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ و مفتاح الصلوٰۃ الطھور۔

ترجمہ: حضرت علیؑ اور حضرت جابر علیہما السلام روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز جنت کی کنجی ہے اور طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ طہارت جنت کی کنجی ہے۔

طہارت کا لفظی معنی پاکی ہے اور ظاہری و باطنی دونوں کی پاکی اس میں شامل ہے۔ باطنی طہارت سے مراد دوام علی التوبہ ہے ظاہری طہارت میں وضو، غسل، کپڑے اور جسم وغیرہ کی پاکی شامل ہے۔ چنانچہ شاہ سید علیہ الرحمۃ فقہ الاحوط میں آیت قرآنی - ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین - کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

قدم التوبۃ علی التطھر لانھا طھارۃ حقیقیۃ باطنیۃ و ھذہ طھارۃ ظاھریۃ مجازیہ۔

اللہ رب العزت نے آیت مبارکہ میں توبہ کو مقدم رکھا کیونکہ توبہ حقیقی اور باطنی طہارت ہے جبکہ یہ (وضو و غسل وغیرہ) ظاہری اور مجازی طہارت ہے۔ چونکہ گزشتہ قسط میں استنجاء بالما کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ لہذا اسی مناسبت سے اس مضمون میں طہارت صغریٰ وضو کے فضائل پر مختصر تحریر کرتا ہوں۔

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مجھے سب سے پہلے بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہونے اور پھر سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی۔ میں سجدے میں سر اٹھا کر اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا پھر دائیں طرف دیکھوں گا۔ اپنی امت کو پہچان لوں گا پھر بائیں طرف دیکھ کر اپنی امت کو پہچان لوں گا۔

ایک صحابی نے عرض کی یا رسولؐ لاکھوں امتوں کے درمیان اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے۔ تو فرمایا میری امتوں کے چہرے وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے جبکہ یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملے گی۔ اور ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔

دوسری حدیث میں یوں ارشاد فرمایا: میری امت کو بلایا جائے گا جبکہ ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے پس تم میں استطاعت ہو تو اس چمک کو اور زیادہ کرو۔

ایک حدیث میں یوں ارشاد فرمایا: جب کوئی عبد مومن وضو کرتا ہے پس وہ کلی کرتا تو اس کے منہ سے گناہ خارج ہوتا ہے۔ جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک سے گناہ خارج ہوتا ہے جب چہرے دھوتا ہے تو اس کے چہرے حتیٰ کہ پلکوں کے نیچے سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے گناہ خارج ہو جاتا ہے اور جب پاؤں کا حکم بجا لاتا ہے تو پاؤں سے گناہ خارج ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے: یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ۔ قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اس لئے نبی اکرمؐ نے ہمیں وضو کے اعمال بجا لاتے ہوئے مختلف دعاؤں کی تعلیم دی ہے اور اہل صوفیہ نوربخشیہ انہی دعاؤں کو وضو کے وقت ہمیشہ ورد زبان رکھتے ہیں۔ مثلاً چہرہ دھوتے وقت کی دعا یوں ہے: اللھم بیض وجھی بنور معرفتک یوم تبیض وجوہ اولیاءک و تسود وجوہ اعدائک۔ اے اللہ میرا چہرہ تیری معرفت کے نور سے روشن فرما جس دن تیرے دوستوں کے چہرے روشن ہوں گے اور دشمنوں کے چہرے

سیاہ ہوں گے ۔

اس کے علاوہ ہر اعضاء کے دھوتے یا مسح کرتے وقت پڑھنے کی مخصوص دعائیں دعوات صوفیہ اور فقہ الاحوط میں موجود ہیں جہاں طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں وضو کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور درجات کو بلند کرتی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا اسباغ الوضو عید المکارہ و کثرۃ الخطی الی المساجد و انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ

جی نہ چاہتے ہوئے اچھی طرح وضو کرنا۔ کثرت سے مسجدوں کی طرف (یاد الٰہی) کے لئے چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

ایک دفعہ آپؐ نے یوں ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اشھد ان لاالہ الا اللہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

ایک موقع پر نبی اکرمؐ نے ہمیشہ باوضو رہنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لا یحافظ علی الوضوء الا المومن ۔ مومن ہی وضو کی محافظت کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت نجم الدین کبریٰ اپنے مریدین کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے اچانک تیمم کیا جبکہ پانی تک پہنچنے کے لئے صرف دس قدم باقی تھے مریدین نے سوال کیا کہ پانی بالکل قریب ہے اور آپ تیمم کر رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا معلوم نہیں کہ پانی تک پہنچنے سے پہلے موت آجائے اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں بے وضو حاضر ہوں۔

مذکورہ احادیث اور واقعہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمیشہ باوضو رہنے اور وضو کرتے رہنے کی کس قدر فضیلت اور اہمیت ہے۔ اور ہمارے بزرگان دین کس طرح طہارت کا اہتمام کرتے تھے ۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بھی ظاہری و باطنی طہارت کی توفیق عطا فرمائے ۔ (آمین)

تہنیتی پیغام

غلام علی سرمیکی
ڈپٹی لائبریرین سینٹ لائبریری اسلام آباد

میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے جناب محمد ابراہیم نائب تحصیلدار سرمیک کو صدارتی ایوارڈ (تمغہ شجاعت) ملنے پر تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جنہیں ۱۹۹۲ء میں طوفانی بارش کے باعث موضع کواردو میں سیلاب زدگان و آفت زدگان کی امداد کی خاطر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر ان کی اعلیٰ کارکردگی سے متاثر ہو کر صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان عزت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء کو صدارتی ایوارڈ (تمغہ شجاعت) سے نوازا۔

یاد رہے کہ پہلا صدارتی ایوارڈ (تمغہ شجاعت) جناب ڈاکٹر نیاز علی نے حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا صدارتی ایوارڈ ہیڈ کانسٹیبل لیاقت حسین نے حاصل کیا۔

اس طرح موضع سرمیک میں صدارتی ایوارڈ حاصل کرنے والوں کی تعداد تین ہو گئی ہے۔

مبارکبادی

احسان علی دانش سیکرٹری نشرواشاعت
و اراکین کابینہ
تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمک

۲۴ مارچ ۱۹۹۶ء کو تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ کا ایک اہم اجلاس سید حسین شاہ صدر تنظیم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اراکین کابینہ کے علاوہ اہل تصوف کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں اہم تنظیمی امور پر بحث کے علاوہ تحصیلدار جناب محمد ابراہیم اور ہیڈ کانسٹیبل لیاقت علی خان کو ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء کے موقع پر صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری کی جانب سے بالترتیب تمغہ شجاعت اور پریذیڈنٹ پولیس ایوارڈ ملنے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ یہ دونوں حضرات تنظیم ہذا کے خیرخواہوں میں سے ہیں۔

گزشتہ سال تنظیم ہذا کے مخلص کارکن عطاء اللہ خان سیلز منیجر سلیٹ لائف کو اپنے ادارہ کی جانب سے گولڈ میڈل بھی دیا گیا تھا۔

گزشتہ سے پیوستہ

مجموعہ شریعت محمدیہ

علامہ محمد بشیر

والاوقات المکروھۃ للصلواۃ .... فلا حاجۃ الی تکلف و تعنف

ترجمہ: کسی بھی قطعہ زمین میں نماز کے مکروہ اوقات یہ ہیں۔

۱۔ عین طلوع آفتاب کا وقت۔

۲۔ عین غروب آفتاب کا وقت۔

۳۔ استوا کا وقت۔ (کراہت کا منشا یہ ہے) کہ ان اوقات میں غیر مسلم قومیں بتوں کی پوجا کرتی ہیں۔ چنانچہ مکروہ ٹھہرنا ان کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہے۔

۴۔ نماز صبح اور نماز عصر کے بعد بھی غیر فرائض کی بجاآوری مکروہ ہے۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوں اتنے میں سورج نکل آئے یا سورج ڈوب جائے تو نماز کا جو جو حصہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلا بجالا گیا ہے وہ حصہ ادا سمجھا جائے گا اور نماز کا جو جو حصہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے بعد بجالاتا ہے وہ حصہ قضا سمجھا جائے گا۔ یہ روز روشن کی طرح واضح مسئلہ ہے لہذا اس بارے میں کسی قسم کی کلفت اور مشقت میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مجموعہ شریعت محمدیہ فقہ احوط کی مطالب مندرجہ بالا عبارتوں میں درج ذیل احکام بین کئے گئے ہیں۔

۱۔ کسی بھی خطہ ارض میں سورج کے عین طلوع کے وقت سنت اور نوافل کا پڑھنا مکروہ ہے۔

۲۔ کسی بھی خطہ ارض میں سورج کے عین غروب کے وقت سنت اور نوافل کا پڑھنا مکروہ ہے۔

۳۔ عین استوا کے وقت سنت اور نوافل کا پڑھنا مکروہ ہے۔

وقت استوا کی وضاحت

استوا کا وقت دن ڈھلنے سے پہلے کا وہ وقفہ ہوتا ہے۔ جس میں مقیاس کا سایہ خط نصف النہار کے ساتھ پوری طرح میل کھا جاتا ہے۔ پھر دن ڈھلتے ہی ظہر کا پہلا وقت آ جاتا ہے جیسا کہ اس کا بیان گزرا ہے۔

سبب کراہت

مذکورہ اوقات میں نماز کی بجاآوری کو مکروہ قرار دیے جانے کی وجہ ازروئے شریعت محمدیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان اوقات میں غیر اسلامی مکاتب والے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگ جاتے ہیں۔ ان کی اس پوجا پاٹ میں لگ جاتے وقت مسلمانوں کو عبادات کی بجاآوری نامناسب قرار پاتی ہے۔ لہذا اوقات میں اہل اسلام کو اہل کفر کی مشابہت اختیار کرنے سے دور رہنا تقاضا ایمان ٹھہرتا ہے۔

۴۔ صبح کی فرض نماز پڑھ چکنے کے بعد بھی کسی مسنون نماز یا نفل کی بجاآوری مکروہ ہے۔ اس کراہت کا شمول سنت صبح کو بھی ہے۔ لہذا اگر کسی کو سنت صبح کی بجاآوری فرض صبح سے پہلے کرنے کا موقع نہ مل سکا ہو اور وہ فرض صبح کی اجتماعی ادائیگی کرنے والوں میں شامل ہو کر فرض صبح پڑھ چکا ہو تو اس کے لئے سنت صبح کی بجاآوری سے زیادہ بہتر اوراد فتحیہ کا پڑھنا ہے۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا بجالانا مکروہ نہیں ہے۔ فرض صبح کے بعد سجدہ شکر کا بجالانا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ سجدہ شکر ایک صورت میں جزو نفل ہے۔ جب کل مکروہ ہے تو جز بدرجہ اولی مکروہ ہے۔ تاہم نفس جواز کے منافی نہیں ہے۔

۵۔ فرض عصر کے بعد بھی مسنون نماز یا نفل نماز کی بجاآوری مکروہ ہے۔ خود عصر کی سنتوں کی بجاآوری جائز ہی نہیں ہے۔ عصر کی سنتوں کو ہر حال میں فرض عصر سے پہلے بجالانا چاہئے۔ اگر کسی کو فرض عصر سے پہلے عصر کی سنتوں کی بجاآوری کا موقع نہ مل سکا ہو اور وہ عصر کی فرض نماز پڑھ چکا ہو تو عصر کی سنتوں کو عصر کے بعد بجالانے کا شروع درست نہیں ہے۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا بجالانا مکروہ نہیں ہے۔ فرض عصر کے بعد سجدہ شکر کا بجالانا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے۔ وجہ کراہت اوپر گزر گئی ہے۔

نماز کا معنوی بٹوارہ

جس طرح سے مادی اشیاء کی تقسیم ممکن ہے۔ اسی طرح سے کسی عمل کی معنوی تقسیم بھی ممکن ٹھہرتی ہے۔ گویا ایک چیز میں دو متضاد اوصاف یک جا ہو سکتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ ایک شخص نے جب نماز صبح کی ادائیگی کا آغاز کیا تو وقت صبح باقی تھا۔ ایک رکعت کی ادائیگی کر کے جب وہ دوسری رکعت کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہوا تو اس وقت سورج نکل آیا۔ اس نے دوسری رکعت کی ادائیگی سورج نکل آنے کے بعد کی۔ ازروئے شریعت محمدیہ وہ شخص فرض صبح کی بجاآوری سے سبکدوش ٹھہر جاتا ہے۔ چنانچہ پہلی رکعت ادا قرار پائی اور دوسری رکعت قضا۔ گویا ایک رکعت اپنے وقت میں ادا ہوئی اور دوسری رکعت وقت نکل جانے پر بطور قضا بجالائی گئی۔ اگر کسی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آجائے تو وہ شرعاً نماز صبح کی بجاآوری کرنے والا قرار پاتا ہے۔ اس کے ذمہ مزید کوئی کارروائی باقی نہیں رہے گی۔

اس طرح سے ایک شخص نے جب نماز عصر کی ادائیگی کا آغاز کیا تو وقت باقی تھا۔ ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعت کی ادائیگی کے بعد جب آخری رکعت کی باری آئی تو سورج غروب ہو گیا۔ اس نے آخری رکعت کو سورج کے غروب ہونے کے بعد بجالایا۔ یہاں بھی ازروئے شریعت محمدیہ وہ شخص فرض عصر کی بجاآوری سے سبکدوش ٹھہرتا ہے۔ اس کے ذمہ مزید کوئی کارروائی شرعاً باقی نہیں رہے گی۔ نماز عصر کا جو جو حصہ غروب آفتاب سے پہلے بجالایا گیا وہ حصہ ادا ہو گا اور نماز کا جو جو حصہ غروب آفتاب کے بعد بجالایا گیا۔ وہ حصہ قضا قرار پائے گا۔

نماز گزار کی حیثیت کا بٹوارہ

جس طرح سے نماز کا معنوی بٹوارہ سامنے آیا اسی طرح سے کبھی کبھار نماز گزار کی حیثیت کا بٹوارہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ مثلاً کسی مسلمان مکاتب غلام کی طرف سے نصف قیمت کی ادائیگی کی جا چکی ہو اور نصف قیمت کی ادائیگی باقی ہو تو وہ ازروئے شرع محمدی دو متضاد و صفتوں کا حامل ٹھہرے گا۔ اس کا آدھا حصہ آزاد اور آدھا حصہ غلام رہے گا۔ اس کی ہر ہر کارروائی میں آزادی اور غلامی دونوں ملحوظ ہوں گی۔ قیمت کی بقدر ادائیگی اس کا حصہ آزاد ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب پوری قیمت کی ادائیگی اس کی طرف سے مکمل ہو گی تو وہ پوری طرح آزاد فرد بن جائے گا۔ یہ نماز گزار کا بھی معنوی بٹوارہ نہیں تو اور کیا ہے۔

(جاری ہے)

تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر بلتستان کا سالانہ کونشن

تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر کراچی زون کے زیر اہتمام سال 1996ء کا کونشن منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر سالانہ بجٹ بھی پیش کیا گیا۔

کنونشن کے شرکاء سے مختلف مقررین نے خطاب کیا۔ جن میں منظور احمد ظفری، غلام رسول، محمد خان ندیم مولانا محمد یعقوب، مولانا موسیٰ علی، شبیر حسین دلشاد، عبداللہ ہارون، علی محمد جوہر، جعفر علی، شبیر حسین جاوید، غلام حسین شاہد اور سید امیر شاہ شامل ہیں۔

اس موقع پر مرکزی صدر حافظ حسین سلیم نے بلتستان کے سطح پر تحریک کی عدم فعالیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اغیار کے پروپیگنڈہ سے ہوشیار رہتے ہوئے اپنے پاک مسلک کی نگہبانی کرنی چاہئے۔

آخر میں قائد تحریک نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرتے ہوئے اپنے منزل کی طرف رواں دواں رہیں۔ اور تحریک پر آنے والی ہر آنچ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔

بقیہ قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننے کے لئے تین عدد خطوط لکھے مگر تاحال رسالہ جاری نہیں کیا۔ جواب: محترم آپ نے خط میں اپنا نام تک نہیں لکھا رسالہ کدھر ارسال کریں۔

نام درج نہیں کیا ہے

(گزشتہ سے پیوستہ)

تصوف روح اسلام

صوبیدار محمد اسماعیل عاصی سریکی

اگر ناعاقبت اندیش صوفیہ نے غیر اسلامی باتیں تصوف میں شامل کر لیں تو اس کو حقیقت تصوف سے دور کا بھی واسطہ نہیں اس کی ذمہ داری خود ان پر ہے۔ خالص تصوف جو اسلامی تصوف ہے اس کی یعنی علم تصوف کی نشوونما قرآن و حدیث کے آغوش میں ہوئی ہے

تصوف کے دو پہلو

ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ خارجی پہلو اور داخلی پہلو۔ اسی طرح تصوف اسلام کے بھی دو پہلو ہیں خارجی پہلو کو شریعت کہتے ہیں اور داخلی پہلو کو طریقت کہتے ہیں۔ طریقت یہ کوئی شریعت سے علیحدہ چیز نہیں بلکہ شریعت کو بروئے کار لانے کا نام طریقت ہے۔ یا یوں کہئے کہ شریعت تصوری ہے اور طریقت پریکٹیکل یا مشق پھر شریعت دو شقوں میں تقسیم ہے۔ عبادات اور معاملات عبادات اساس محرات اور خالق و مخلوق کے درمیان رابطے سے عبارت ہیں۔ معاملات انسانوں کے باہمی معاشرتی اقتصادی اور سیاسی روابط سے عبارت ہیں" تحریک تصوف ص: ۱۹ بحوالہ مکتوب ربانی " طریقت تزکیہ نفس سے عبارت ہے۔ یہ انسان کی روحانی سعادت و نجات کو اس کے پیش نظر رکھتی ہے۔ قرآن حکیم نے انبیاء کرام کی بعثت کا خاص مقصد تزکیہ نفس اور شفائے صدور کو قرار دیا ہے۔

شریعت و طریقت کے علاوہ ایک تیسری چیز حقیقت ہے یہ کوئی علم نہیں۔ کشف ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ طریقت سے جو نور حاصل ہوتا ہے اور اس کی روشنی میں جو کچھ نظر آتا یا محسوس ہوتا یا ادراک کیا جاتا ہے وہ حقیقت ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ علم تصوف شریعت طریقت حقیقت اور معرفت کے مجموعے کا نام ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ تصوف کو عیسائیت نو افلاطونیت ہندو مت بدھ مت زرتشت اور مجوسیت وغیرہ سے کسی طرح سے بھی اساسی تعلق ہرگز نہیں۔ علم تصوف کا بنیادی اساس صرف اور صرف قرآن و حدیث ہے" حوالہ مذکورہ بالا"

اس لئے حضرت مجدد الف ثانی بالکل واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ " طریقت و شریعت عین یک دگراند سر موے از مخالفت درمیان ایشان واقع نیست ہرچہ مخالف شریعت است مردود است"

علم تصوف کے معترضین تصوف کو شریعت سے علیحدہ تصور کرتے ہیں مثلاً ذکر اخلاق و توکل، فقر، رضا فنا، و بقاء وغیرہ کو عیسائیت اور بدھ مت کے اثرات کا نتیجہ بتانا۔۔۔ حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے کیونکہ مذکورہ بالا عمل تصوف کا مدار قرآن شریف اور احادیث پر ہے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے رسالہ دہ قاعدہ میں مذکورہ بالا عملیات تصوف کو تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔

عملیات تصوف قرآن کی روشنی میں

سابقہ مضمون کی اختتامی تحریر سے منسلک مضمون کا خلاصہ مثلاً ذکر کے بارے میں قرآن پاک میں آتا ہے۔

۱۔ مسلمانو کثرت سے اللہ کو یاد کیا کرو پارہ ۲۲ سورۃ احزاب رکوع ۶۔

۲۔ تم میرا ذکر کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو سورہ بقرہ ۱۵۲۔ (حوالہ تحریک تصوف ص: ۳۰)

حدیث شریف میں آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے جو کہ ذکر کے بارے میں ہیں۔

الف۔ اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو ہمیشہ تر رکھو۔

ب۔ ذکر صدقہ سے بھی بہتر ہے۔

ج۔ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔ (حوالہ تحریک تصوف ص: ۴۰)

۳۔ جب تک اس سرزمین کا ذکر ہوگا۔ قیامت نہیں آئے گی۔ (حوالہ رسالہ قشیریہ)

ب۔ اخلاص کے بارے میں قرآن مجید میں آتا ہے۔

۱۔ خالص فرمانبرداری خدا ہی کے لئے ہے۔ پارہ ۲۳ سورۃ زمر رکوع: ۱

(جاری ہے)

(گزشتہ سے پیوستہ)

سید علی ہمدانی کی تعلیمات

کرنل غلام سرور

اس بات کا اہتمام کرنا بھی ضروری ہے کہ حاکم وقت، اپنی رعایا کی سوچ سے مکمل آگاہی رکھتا ہے۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ اپنے آپ کو شیشے کے گھر میں بند کرنے کی بجائے عوام سے براہ راست رابطہ استوار کرے۔ محتاجوں کی باتوں پر سو فیصد یقین کر لینا، بالاخر سود مند ثابت نہیں ہوتا۔

شاہ ہمدانؒ نے مسلمان رعایا کے چند ایسے حقوق بھی گنوائے ہیں، جو مسلمان بادشاہ اور حاکم پر فرض ہیں۔ ان میں چند ایک کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

رعایا کا پہلا حق یہ ہے کہ حاکم، تمام مسلمانوں کے ساتھ متواضع رہے اور حکومت اور ولایت کے خیال سے کسی مسلمان پر تکبر نہ کرے اور یقین جانے کہ اللہ جل شانہ، متکبروں اور جباروں کو برا سمجھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے مجھ پر وحی ارسال کی ہے کہ اے محمدؐ! اپنی امت کو کہہ دو عاجزی اختیار کریں۔ کوئی آدمی، دوسرے آدمی پر فخر نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی تکبر ہوگا، وہ بہشت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ لازم ہے، کہ حاکم وقت حاسدوں، خود غرضوں، طالع آزماؤں اور حریصوں کی بات ہرگز نہ سنے۔ حریص انسان، اپنے ایک لقمے کی خاطر، تمام خلقت کو رنج میں مبتلا کر سکتا ہے اور حاسد، تمام لوگوں کے روشن پہلوؤں پر پانی پھیر دیتا ہے۔

حاکم کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ عدل اور احسان کا فیضان عام کرے، تاکہ تمام رعایا اس سے مستفید ہو سکے۔ احسان کرنے میں وہ اہل اور نااہل کی تمیز نہ کرے۔ جیسے خدا کی نعمت، کافر اور مومن پر برابر ہے۔ ایسے ہی، عدل اور احسان، نیک و بد کے لئے مساوی ہونا چاہئے۔

حاکم کو چاہئے کہ حکومت اور بادشاہی کے نشے میں مسلمانوں کے گھروں میں بری نگاہ سے نہ دیکھے، اور لوگوں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مسلمان کے گھر جاتے، تین بار دستک دیتے۔ اگر گھر والے اجازت دیتے، تو اندر جاتے، ورنہ الٹے پاؤں چلے جاتے اور کسی قسم کا رنج نہ فرماتے۔

حاکم پر لازم ہے، کہ وہ مجلس میں بوڑھوں کی عزت کرے، خصوصاً ان بوڑھوں کی جو دیندار ہوں اور انہیں احترام کی نظر سے دیکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت کے بوڑھوں کی عزت نہ کرے اور میری امت کے بچوں پر رحم نہ کرے، وہ میری امت میں سے ہی نہیں۔ اسی طرح لازم ہے کہ حاکم ضعیفوں کے ساتھ نہایت نرمی سے بات کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں موتیوں سے بالاخانے بنے ہوئے ہیں، وہ ایسے شفاف ہیں کہ اندر کی چیز باہر نظر آتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ کس کو ملیں گے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کے بندوں کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے ہیں اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور جب تمام لوگ سوئے ہوئے ہوں وہ نماز پڑھتے ہیں۔ ان کو ملیں گے۔

حاکم کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جس مسلمان کے ساتھ کسی چیز کا وعدہ کرے، اس کو پورا کرے اور بدعہدی کی لعنت سے اپنے دامن کو بچائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ کا پورا کرنا بھی فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے۔ جب اقرار کرتا ہے، تو الٹ کرتا ہے اور امانت میں خیانت کرتا ہے۔

اسی طرح حاکم کو چاہئے کہ مسلمانوں کی باہمی صلح میں جہاں تک ہو سکے، جلدی کرے اور کھلے جھگڑوں کے فیصلہ میں دیر نہ کرے۔ ورنہ وہ معاملہ، فساد اور عداوت تک پہنچ جائے گا۔

شاہ ہمدانؒ، حاکم وقت کو بار بار تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ زبردست اور دولت مند و جاہ داروں کے مقابل میں بیچارے

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

عازمین حج کیلئے رہنمائی

حاجی محمد سلیم بی اے ، بی ایڈ

حج اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے ۔ حج کے لفظی معنی زیارت کا ارادہ کرنا کسی جگہ ارادے سے جانا ہے شریعت کی اصطلاح میں حج کا مطلب ایام حج میں مکہ مکرمہ جا کر بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا اور تمام مناسک حج پورے کرنا ہے ۔

حج اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے ادائیگی حج کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو تمام مسلمانوں کے لئے مرکز اجتماع قرار دیا ۔ اور یہی خدا کا پہلا گھر تھا ۔ جو تمام نوع انسانی کے لئے قبلہ مقرر کیا گیا ۔ حج ہر بالغ آزاد عاقل اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے ۔ جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا وہ گنہگار اور فاسق ہے اور اس (حج) کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر ہے ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ۔ جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان موجود ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے ۔ اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو ۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں ۔ حج نہ صرف مالی و بدنی عبادت ہے بلکہ یہ اپنے اندر ایک طرح کی شان جامعیت لئے ہوئے ہے ۔ حج اہل اسلام کو اتحاد و یگانگت اخوت و بھائی چارے کا درس دیتا ہے ۔ حج کے موقع پر مختلف رنگ و نسل ، زبان اور قومیت کے لوگ ایک ہی لباس (احرام) میں ذکر الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں ۔ حج ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے ۔ جہاں سے اہل اسلام کو ایک دوسرے کے معاملات و حالات جاننے کا موقع ملتا ہے ۔

حج کی تین قسمیں ہیں : ۔

۱ ۔ افراد
۲ ۔ حج قران
۳ ۔ حج تمتع

حج افراد

حج افراد سے مراد صرف حج ادا کرنا ہے حج افراد کرنے والے میقات یا میقات سے پہلے احرام باندھتے ہیں ۔ اور حج کو عمرے کے ساتھ نہیں ملاتے ہیں ۔ میقات اور حدود حرم کے درمیان رہنے والے مسلمان حج افراد ادا کرتے ہیں ۔

حج قران

حج قران میں میقات یا میقات سے پہلے حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھتے ہیں ۔ قران کے لفظی معنی ہیں دو چیزوں کو آپس میں ملانا چنانچہ حج قران والوں پر لازم ہے کہ وہ تا اختتام عمرہ و حج احرام کی حالت میں رہے ۔ یعنی عمرہ کے بعد حج تک کے لئے احرام نہیں کھول سکتے ۔

حج تمتع

تمتع کا لفظی معنی ہے ۔ فائدہ اٹھانا ۔ یعنی حج تم میں عمرہ اور حج دونوں ایک ہی احرام میں ادا کیا جا سکتا ہے ۔ البتہ حج اور عمرہ کے درمیان وقفہ میں احرام کھول سکتا ہے ۔ حج تمتع کی نیت اس طرح کرے ۔ **اللھم انی اریدالعمرۃ ثم الحج نیر ھمالی و تقبلھمامنی ۔**

ترجمہ : اے اللہ میں عمرہ پھر حج کی ادائیگی کی نیت کرتا ہوں پس تو ان دونوں کو میرے لئے آسان بنا دے اور میری طرف سے اس کو قبول فرما ۔

نوٹ : مندرجہ بالا نیت باندھنے کی صورت میں آپ عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول سکتے ہیں پھر ۸ ذی الحجہ

کو حج کی نیت سے دوبارہ احرام باندھیں ۔ جو شخص ایام حج میں حج کے ارادے سے مکہ آئے لیکن میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو جائے یعنی عمرہ کا احرام کر دے اور مکہ ہی میں حلال ہو کر مقیم رہے اور ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے ہی حج کا احرام باندھے ایسے حاجی کو متمتع اور ایسے حج کو حج تمتع کہتے ہیں ۔
(حج کا منظر از خواجہ اسلام)

یاد رہے کہ تمتع اور اہل مکہ کے لئے حج کا احرام حدود حرم میں کسی بھی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے ۔ بلکہ اپنی قیام گاہ پر بھی باندھا جا سکتا ہے ۔ حج اور عمرے کا سفر شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے

۱ ۔ حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے تمام اہل و عیال اور دوست احباب کو جمع کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرے اور ہر ایک سے اپنی کوتاہیوں ، غلطیوں اور گستاخیوں کی (جو ان کے ساتھ سرزد ہوئی ہوں) معافی مانگے

۲ ۔ کسی سے کچھ لینا یا کسی کا کچھ دینا ہو تو اسے سفر شروع ہونے سے پہلے پورا کرنے کی کوشش کرے اگر وہ نہ ہو تو باقاعدہ اس کی تحریر لکھے ۔

۳ ۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرے ۔

۴ ۔ اگر خدانخواستہ کسی کا حق دبایا ہوا ہے تو سفر سے پہلے حق ادا کرے ۔ اگر مال دبایا ہوا ہے تو واپس کرے ۔

۵ ۔ حج کے اخراجات حلال اور جائز طریقے سے کمائے ہوئے ہونے چاہئیں۔

۶ ۔ سفر اچھے اور مبارک دن شروع کرے ۔

۷ ۔ حج اور عمرہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی بھلائی کیلئے کرے ۔ مقامات مقدسہ پہنچ کر ایسی دعائیں پڑھے اور ایسے اعمال بجا لائے جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو ۔

۸ ۔ کسی غرض و دولت کے لئے حج یا عمرہ نہ کرے ۔ حج کو ریا نمود اور فخر سے بچایا جائے ۔ حج خالص اللہ کی رضا کیلئے کیا جائے ۔

۹ ۔ حتی الامکان کوشش کرے کہ علماء ، متقی اور صالح احباب کے ساتھ حج ادا کرے ۔

۱۰ ۔ حج سے پہلے حج اور عمرے کے مسائل سے اچھی طرح باخبر ہونا چاہئے ۔ نیز ہر عمل کی نیت حقیقت اور دعائیں بھی یاد کرلے ۔

۱۱ ۔ سفر کے دوران اپنے ساتھیوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ غصہ وغیرہ نہ کرے ۔

حج کے لئے روانگی

حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ بندہ آقا کے بلاوے پر حاضری کے لئے جا رہا ہے اور اس امید میں گھر کو خیرباد کہہ رہا ہے کہ آقا کے دربار میں پہنچنے پر آقا اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشے گا ۔ گھر سے نکلنے سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے نماز پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھے اور خلوص دل سے اپنی گزشتہ لغزشوں اور گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے یہ دعا بار بار پڑھے ۔ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی ۔

ترجمہ : اے اللہ تیری مغفرت تیرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے ۔ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے ۔

بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ توکلت علی اللہ اللھم وفقنی لما تحب و ترضی وحفظنی من الشیطان الرجیم۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ۔ برائیوں سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف بزرگ و برتر اللہ کے پاس ہے میں نے اسی پر اعتماد کیا ۔ اے اللہ مجھے اس بات کی توفیق بخش جو تجھے پسند و مرغوب ہو اور مجھے مردود شیطان سے بچائے ۔ گھر سے باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے ۔

اللھم اعوذبک من ان اضل او اضل او اظلم اوظلم اوجھل او عھل علی ۔ بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم وفقنی لماتحب و ترضی من الشیطان الرجیم۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گمراہ کرنے یا گمراہ ہونے سے کسی پر ظلم کرنے یا ظلم سہنے سے یا بے خبر کرنے یا ہونے سے اللہ کے نام سے گھر سے نکل رہا ہوں اسی پر توکل کرتا ہوں برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت بزرگ و برتر اللہ کے پاس ہے۔

لوگوں سے جب الوداعی مصافحہ کرے تو یوں کہے۔

استودعا اللہ دینکم و ایمانکم و
خواتیمہ اعمالکم

ترجمہ: میں تمہیں تمہارے دین ایمان اور اعمال کو خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

حاجی کیمپ

حاجی کیمپ اسلام آباد میں تمام عازمین حج کے لئے تین دن قیام کرنا ضروری ہے۔ حکومت پاکستان نے تمام عازمین حج کو حاجی کیمپ پہنچانے کے لئے خصوصی بسوں کا اہتمام کیا ہوا ہے جو مناسب کرایہ وصول کرتا ہے حاجی کیمپ جانے سے پہلے اپنے اعزہ و اقارب اور دوست احباب سے رخصت لے لیں۔ کیونکہ حاجی کیمپ میں حاجیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ جب آپ حاجی کیمپ پہنچیں تو وزارت مذہبی امور کی طرف سے موصول شدہ کارڈ دفتر استقبالیہ کو دکھائیں وہاں پر موجود عملہ آپ کی رہنمائی کرے گا۔ حاجی کیمپ میں ہر قسم کی سہولت پانی بجلی طہارت خانہ اور رہائش وغیرہ کا معقول انتظام ہوتا ہے۔ ضروری چیزوں کی خریداری کے لئے حاجی کیمپ کے اندر اور باہر مارکیٹ بھی ہے وہاں سے آپ اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتے ہیں بہتر ہے کہ آپ ضرورت کی چیزیں خرید کر اپنے ساتھ لے جائیں۔

حاجی کیمپ کی مسجد میں ہر روز پنجگانہ نماز کے بعد حج کے تربیتی خطبے دیئے جاتے ہیں جس میں شرکت کریں تاکہ خانہ کعبہ پہنچ کر آپ کو اعمال حج اور عمرہ ادا کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس کے علاوہ روزانہ ٹی وی پر بھی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں اس پروگرام کو بھی ضرور دیکھیں۔

جدہ روانگی سے قبل حاجی کیمپ سے پاسپورٹ۔ ٹکٹ۔ شناختی سٹکر اور شناختی لاکٹ ضرور حاصل کرنا ہے۔ جس کے لئے آپ اپنے گروپ لیڈر سے رہنمائی حاصل کریں وزارت مذہبی امور کی طرف سے فراہم کردہ کارڈ اور بنک رسید اپنے گروپ لیڈر کے حوالہ کریں۔ وہ آپ کو متعلقہ بنک سے (جس بنک میں آپ نے حج کے پیسے جمع کئے ہوں زرمبادلہ کا ٹوکن اور فارم لے کر بنک میں جمع کر کے زرمبادلہ حاصل کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ زرمبادلہ حاصل کرنے کے لئے پاسپورٹ۔ ٹکٹ اور بنک رسید اپنے ساتھ لے جانا ہو گا۔ ورنہ زرمبادلہ نہیں ملے گا۔ سپانسر شپ والے متعلقہ بنک سے نقد وصولی کا سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لے جائیں۔ بنک معلم فیس مکہ و مدینہ منورہ میں رہائش کا کرایہ جدہ تا مکہ اور مکہ تا مدینہ منیٰ۔ عرفات ومزدلفہ آنے جانے کا کرایہ وضع کر کے باقی رقم آپ کو واپس کرے گا۔ بنک آپ کو کچھ رقم سعودی ریال کی صورت میں اور باقی ٹریولر چیک کی صورت میں دے گا۔ ٹریولر چیک کا نمبر اپنی ڈائری یا حج کتاب میں درج کریں۔ جدہ روانگی سے قبل حاجی کیمپ میں حفاظتی ٹیکہ وغیرہ ضرور لگوائیں۔ حاجی کیمپ کے اندر ڈسپنسری کا بندوبست بھی ہے۔ ضرورت پڑے تو وہاں ڈسپنسری سے رابطہ کریں۔

روانگی حجاز مقدس

حاجی کیمپ سے آپ کی براہ راست جدہ ہو گی۔ روانگی سے قبل آپ کا گروپ لیڈر آپ کی روانگی کا وقت معلوم کرے گا۔ روانگی سے کم از کم چھ گھنٹے قبل آپ کا کسٹم ہال میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ جہاں آپ کے سامان کی چیکنگ ہو گی۔ اس کے بعد آپ کا سامان پی آئی اے کی بسوں کے ذریعے ہوائی اڈے پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنے ساتھ صرف دستاویزات اور احرام کی چادریں رکھیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعے جانے والے عازمین حج کو حاجی کیمپ یا ہوائی اڈے سے احرام باندھنا ہو گا۔ احرام باندھنے سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ آپ حاجی کیمپ سے ہی تسلی سے احرام باندھیں۔ ہوائی

اڈے پر زیادہ بھیڑ کی وجہ سے آپ کو غسل کرنے کا وقت بہت کم ملتا ہے ۔ تلبیہ پڑھتے ہوئے جہاز میں سوار ہو جائیں ہوائی جہاز کا سفر تقریباً پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے ۔ اس دوران آپ ذکر الٰہی میں مصروف رہیں۔

جدہ میں آمد (بذریعہ ہوائی جہاز)

تقریباً پانچ گھنٹے کی طویل سفر کے بعد آپ کا جہاز جدہ ایئرپورٹ پر اترے گا ۔ جہاں آپ کو پاسپورٹ کے اندراج اور سامان کی چیکنگ کرنے کیلئے چھ سات گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا ۔ اس کے لئے آپ کو صبرو تحمل سے کام لینا ہو گا ۔ یہاں پر ہر مرد حاجی اور حاجن کو اپنا اپنا پاسپورٹ ساتھ رکھنا ہو گا ۔ تاکہ امیگریشن کے وقت کوئی مشکلات پیش نہ آئیں کسٹم ہال سے باہر نکلنے کے بعد دوبارہ آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہو گی لہذا باہر نکلنے سے پہلے تسلی کر لیں کہ آپ کا سامان آپ کے ساتھ ہے ۔

جدہ ایئرپورٹ پر امیگریشن کا عملہ آپ کے پاسپورٹ پر وصول کا مہر لگاتا ہے اور دوسرے کاؤنٹر پر مکتب الوکلاء کا عملہ مکتب نمبر کا اندراج کر کے پاسپورٹ واپس کرتا ہے ۔ لہذا آپ جہاز سے اترتے ہی اپنے گروپ لیڈر کی سرکردگی میں قطار بنا کر ہال کے اندر جائیں ان معاملات سے فارغ ہونے کے بعد آپ ہال سے باہر آکر اپنے گروپ کے ساتھ ایک جگہ اکٹھے بیٹھ کر اپنے مکتب کی بس کا انتظار کریں ۔ معلم کی طرف سے بس آپ کو لینے کے لئے جدہ ایئرپورٹ پہنچ جاتی ہے ۔ آپ اسی بس میں سوار ہو جائیں ۔ جس پر آپ کے مکتب کا نمبر لگا ہوتا ہے ۔ ہر بس پر مکتب نمبر لکھا ہوا ہو گا ۔ خدانخواستہ اگر آپ غلط بس میں سوار ہو جائیں ۔ تو آپ کو مکہ مکرمہ پہنچ کر پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ بس سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں خط سرتیح کی چیک پوسٹ پر پاسپورٹ کا اندراج ہوتا ہے ۔ جس میں تھوڑا وقت صرف ہوتا ہے ۔ اس وقت آپ پریشان نہ ہوں بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں اور تلبیہ پڑھتے رہیں ۔

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
لک

میں حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی تیرا کوئی شریک نہیں

مکہ معظمہ میں آمد

جدہ سے بس تقریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد آپ کو لے کر مکہ مکرمہ پہنچ گی اور آپ پہلے سے حاصل کی ہوئی رہائش گاہ (مکتب) میں قیام کریں گے ۔ رہائش گاہ پہنچنے کے بعد مکتب کے عملے کی طرف سے بتائے ہوئے کمروں میں اپنا سامان رکھیں۔ ایک کمرے میں تقریباً آٹھ حاجیوں کے لئے گنجائش ہو گی۔ اپنے سامان کو رکھنے کے بعد آپ مکتب کے عملہ کی رہنمائی میں حرم شریف میں عمرہ کے لئے چلے جائیں گے ۔ عمرہ کے لئے جاتے ہوئے نہایت ہی خلوص دل سے تلبیہ پڑھتے ہوئے جائیں۔ حرم شریف جاتے ہوئے دوران طواف اور واپس آتے ہوئے اپنے گروپ کے ساتھ ضرور رہیں ۔ اگر آپ گروپ سے الگ ہو جائیں تو ابتدا میں آپ کو اپنے مکتب پہنچنے میں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ جونہی آپ مکتب پہنچیں گے ۔ معلم آپ کو مکتب کا کارڈ دے گا ۔ آپ مکتب کارڈ ہر وقت اپنے پاس رکھیں ۔ جس سے آپ کو راستہ بھولنے کی صورت میں رہنمائی میں بہت مدد ملے گی اس کے علاوہ حاجی کیمپ اسلام آباد سے دیا ہوا شناختی لاکٹ بھی ضرور اپنے گلے میں لپٹا ہوا رکھیں۔ اگر آپ کو مکہ مکرمہ میں راستہ بھول جائے تو آپ مکتب کی طرف سے فراہم کردہ کارڈ پولیس یا کسی بھی سعودی کو دکھا دیں ۔ وہ آپ کی رہبری کرے گا ۔ آپ کے لئے مکتب (رہائش گاہ) میں ایئرکنڈیشنر ، پنکھا ، بجلی ، پانی ، بیت الخلاء اور لفٹ کا مناسب بندوبست کیا ہوا ہے ۔ اگر ان میں کوئی خرابی ہو جائے تو پریشان نہ ہوں ۔ بلکہ اسی عمارت میں موجود خدام الحجاج سے رابطہ کریں ۔ وہ آپ کا مسئلہ حل کر دے گا ۔ مکہ میں پہنچ کر اپنے پیسے (ریال / ٹریولر چیک) اپنے معلم کے پاس جمع کریں ۔ اور ضرورت کے مطابق ان سے لے لیں اور اپنے کمرے میں محفوظ جگہ پر رکھ دیں ۔ جیب میں لے کر

نہ پھریں سعودی عرب میں حج کے دوران باہر سے بے جیب کترے آتے ہیں چونکہ حرم شریف میں حاجیوں کا بہت رش ہوتا ہے جیب کترے بھیڑ اور رش سے فائدہ اٹھا کر جیب کاٹ کر پیسے سمیٹ لیتے ہیں۔ لہذا آپ اپنی جیب میں سے پیسے بالکل نہ رکھیں۔ حاجی کیمپ اسلام آباد سے جو ٹریولر چیک آپ کو دیا ہے اسے کیش کرنے کے لئے بنک الجزیرہ کی نزدیکی شاخ میں لے جائیں۔ اور ضرورت کے مطابق ٹریولر چیک کیش کرائیں۔ بیک وقت سارے ٹریولر چیک کیش نہ کرائیں۔ نقدی / ریال گم ہونے کی صورت میں آپ پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے۔ کہ حج سے پہلے کھانے پینے میں بھی احتیاط سے کام لیں۔ اور بلاضرورت دھوپ میں ادھر ادھر جانے سے گریز کریں۔ تاکہ آپ کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔

بنک میں ٹریولر چیک کیش کرنے کے لئے مکتب سے فراہم کردہ کارڈ بھی اپنے ساتھ ضرور لے جائیں۔ اس کے بغیر کیش نہیں ہوگا۔ اگر خدانخواستہ آپ کا ٹریولر چیک گم ہو جائے تو آپ پاکستان ہاوس جا کر رپورٹ کریں۔ وہ آپ کو متعلقہ بنک سے کیش کرانے میں مدد دے گا۔ اگر نقدی ریال گم ہو جائے تو پھر اس کا واپس ملنا محال ہے لہذا پیسے کو احتیاط سے رکھیں۔

عازمین حج یا حجاج کرام کے علاج معالجے کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے ڈسپنسریاں قائم کی ہوئی ہیں۔ اگر آپ بیمار ہو جائیں۔ یا آپ کا کوئی ساتھی بیمار ہو جائے تو فوراً نزدیک ترین پاکستانی یا کسی اور ڈسپنسری سے رابطہ قائم کریں۔ جتنا عرصہ آپ مکہ مکرمہ میں قیام کریں گے۔

ذکر الٰہی میں مصروف رہیں اور بار بار بیت اللہ شریف کے طواف کے لئے جایا کریں۔ پانچواں وقت کی نماز و نوافل و سنت حرم شریف میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ بیت اللہ شریف میں ایک رکعت نماز پڑھنا اور دوسرے مساجد میں ایک لاکھ رکعت پڑھنا برابر ہے۔

جبکہ مسجد نبویؐ میں ایک رکعت پڑھنا اور دوسرے مسجد میں پچاس ہزار رکعت پڑھنا برابر ہے۔ لہذا حرم شریف میں زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ اگر آپ نماز نہ پڑھ سکیں تو خانہ کعبہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ خانہ کعبہ کا طواف بار بار کریں۔ ابتدائی طواف حضورؐ کے لئے نذر کی نیت سے کرے تو بہت بہتر و افضل ہے۔ طواف میں ہر شرط یعنی چکر کی مخصوص دعا ہے۔ لیکن حضورؐ کے نام پر جو طواف کرے اس میں ساتوں شرط یعنی چکروں میں درود شریف پڑھا کریں۔ اللہ کے گھر بار بار ہم نہیں پہنچتے ہیں لہذا آپ جتنا عرصہ حرم میں گزاریں اللہ تعالیٰ کے ذکر اذکار میں مصروف رہیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں۔ خوب رو رو کر اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اپنے والدین خویش و اقارب اور تمام مسلمانوں کی مغفرت اور عالم اسلام کے استحکام و یک جہتی و کشمیر و فلسطین بوسنیا، ہرزگوینا دیگر مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعا کریں۔

حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دعا کریں۔ مقام ملتزم سے چمٹ کر اللہ سے خوب فریاد کریں۔ مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کریں۔ چونکہ حج کے دوران رش کی وجہ سے آپ کو مقام ابراہیمؑ پر نماز پڑھنے کا موقع بہت کم ہی ملے گا۔ لہذا مقام ابراہیمؑ کے نزدیک جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت نماز نفل ضرور پڑھیں۔ حطیم جو خانہ کعبہ کا حصہ ہے یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھنا باعث ثواب اور مستجاب دعا ہے۔ طواف کے بعد بیت اللہ کے نزدیک آب زم زم ہے۔ آپ زم زم کا پانی پینے کے لئے وہاں جائیں زم زم کا پانی پی کر اللہ سے دعا مانگیں۔

سیڑھی پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اللہ ضرور آپ کی دعا قبول کرے گا۔

روانگی مدینہ منورہ و زیارت روضہ اقدسؐ

زیارت مدینہ منورہ و روضہ رسول پاکؐ دیار حبیب میں حاضری دینا ہے۔ لیکن یہ آپ کی مرضی سے نہیں بلکہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے فراہم کردہ پروگرام کے مطابق ہو گا۔ جس کے لئے آپ کا مکتب یعنی معلم بسوں کا انتظام کرے گا۔ آپ انہی بسوں میں جائیں گے جو معلم آپ کو فراہم کرے گا۔ مدینہ میں آپ کو آٹھ نو دن قیام کرنا ہے

اگر آپ حج سے پہلے مدینہ جائیں تو نو دن کے بعد واپس مکہ مکرمہ جانا ہے۔ اگر حج کے بعد مدینہ آئیں تو آپ مدینہ براہ راست جدہ ایئرپورٹ آئیں گے۔ مدینہ منورہ میں آپ کے لئے رہائش کا بندوبست معلم کی طرف سے کیا ہوا ہے۔ جس کے لئے آپ نے پہلے ہی کرایہ ادا کر دیا ہے۔ چونکہ مدینہ منورہ میں آپ کا قیام بہت مختصر ہے۔ لہذا آپ ان قیمتی لمحات کو سونے یا ادھر ادھر پھرنے میں ضائع نہ کریں۔ مسجد نبوی میں نماز و نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ مسجد نبویؐ میں چالیس نماز باجماعت ادا کریں۔ مسجد نبویؐ کی ایک رکعت نماز اور دوسرے مساجد کی پچاس ہزار رکعت برابر ہیں۔ لہذا مسجد نبویؐ میں خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پنجگانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نوافل کی نمازیں بھی پڑھ لیا کریں۔

روضہ اقدس کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ آپؐ کے روضہ مبارک کے جالی کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگیں یہاں آپ جو چاہے مانگیں گے ملے گا۔ یہ رحمت العالمینؐ کا دربار ہے۔ آپ کے دربار سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا ہے۔ یہاں خوب رو رو کر اور گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگیں۔ آپؐ کے روضہ مبارک کے ساتھ بیٹھ کر تلاوت کلام پاک کیا کریں۔ ایسے مواقع بار بار نصیب نہیں ہوا کرتے ہیں۔ حضورؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت ہر مسلمان کی دلی خواہش و تمنا ہے۔ جس کو ایک بار آپ کے روضہ اقدس کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اس کا دل بار بار دیدار محبوب کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔ لہذا جتنا عرصہ آپ کا قیام دیار حبیبؐ میں ہو اس مسجد نبویؐ اور روضہ اقدس میں گزاریں۔

جب آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہو جائیں تو روانگی سے پہلے وضو اور غسل کریں اور زبان پر درود و سلام کا ورد جاری رکھیں۔ مدینہ میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے کے بعد کپڑا تبدیل کر کے وضو و غسل کر کے مسجد نبوی میں جائیں۔ بہتر ہے کہ سفید کپڑا پہن کر جائیں۔ سفید کپڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس ہے۔

مسجد نبویؐ میں داخل ہونے کے لئے باب جبریل سے داخل ہونا زیادہ بہتر ہے۔ ویسے آپ جس دروازہ سے سہولت حالت ہو داخل ہو سکتے ہیں۔ داخلہ کے وقت **بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ** کہہ کر داخل ہو جائیں۔ اور دائیں پاؤں اندر رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

کوشش کریں کہ ریاض الجنۃ میں تحیۃ مسجد نبوی ادا کریں۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے یہاں ممکن نہ ہو مسجد کے اندر جہاں جگہ مل جائے وہاں دو رکعت تحیۃ مسجد نبویؐ اور دو رکعت نفل شکرانہ ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نبویؐ اور روضہ اقدسؐ کی زیارت سے سرفراز فرمایا ہے۔ مسجد نبویؐ میں آداب و احترام کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے۔ ورنہ تمام نیکیاں برباد ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کے آداب خود متعین فرما دیئے ہیں۔

فرمایا: "اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر میں زائرین کے لئے کسی پابندی کا ذکر نہیں کیا۔ وہاں بندہ جس انداز میں چاہے التجا کرے۔ اونچی آواز میں روئے۔ آہیں بھرے۔ کوئی پابندی نہیں ہے۔ بیت اللہ شریف میں ہر کوئی خانہ کعبہ کو دیکھ کر آہ و زاری کرتا ہوا نظر آئے گا۔ کوئی مقام ملتزم سے چمٹے آنسوؤں کے سیلاب بہاتا ہوا اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوا نظر آئے گا۔ یہاں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ رب اور بندے کا معاملہ ہے۔ جو مالک کائنات ہے۔ حاجت روا ہے۔ رازق ہے۔ ستار العیوب ہے۔

روضہ اقدس پر بھی التجائیں ہوتی ہیں۔ آنسو بہتے ہیں مگر ضبط کا یہ عالم ہوتا ہے کہ آہ و بکا ان کے جسم تک محدود رہتی ہے۔ ہر لحظہ یہ خیال دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں آواز اونچی نہ ہو اور قدم تیز تیز نہ اٹھے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران روضہ اقدس پر حاضری آپ کے مدینہ منورہ کے معمولات میں اہم ترین ہونا

باقی صفحہ نمبر   پر

سرورق کی تصویر — کعبہ و تعمیر کعبہ

مولانا صدیق الحسن نعمانی

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ ابراہیمؑ نے خدا کی عبادت کے لئے ایک مسجد بنائی اور اس کے تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد اپنے رب سے دعا کی۔

" اے ہمارے رب تو اسے اپنے مبارک نام پر قبول کر۔"

تعمیر ابراہیم

کتاب " اخبار مکہ " کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کے لئے پہاڑ کی گھاٹی میں ایک جگہ منتخب کی۔ اس قسم کی عمارتیں ایسی ہی جگہوں پر بنائی جاتی ہیں۔ پھر یہاں سے زمزم کا چشمہ بھی قریب تھا۔ پھر اپنے فرزند اسماعیل کی شرکت سے کعبہ یعنی مسجد بنائی۔ کتب میں اس کی بلندی نو ذرعہ ایک طرف کا عرض بیس اور ایک طرف بائیس۔ اسی طرح ایک طرف کا طول اکتیس اور دوسری طرف کا بتیس ذرعہ تھا۔ یہ پیمائش بتاتی ہے کہ اس ٹھیک زمانہ میں پیمائش وغیرہ کے آلات نہیں تھے۔ نہ قائمہ زاویے وغیرہ ہی نکل سکتے تھے بلکہ تاریخ کی کتب یہ بھی بتاتی ہیں کہ:

اس وقت صرف دیواریں بنی تھیں اور چھت نہیں تھی اور دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا اس میں بھی نہ کواڑ چڑھے تھے۔ نہ کنڈی لگی تھی۔

تعمیر بنی جرہم

تعمیر کعبہ کے بعد حضرت اسماعیلؑ اس کے محافظ رہے۔ ان کی وفات پر اس تحفظ میں بنی اسماعیل کے خیر خواہ اور محافظ بنی جرہم بھی آ شریک ہوئے اور مضاض ابن عرمو جرہمی نے یہ اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا مضاض رشتے میں حضرت اسماعیلؑ کے خسر تھے۔ اس دور میں ایک دفعہ پہاڑی نالوں کی وجہ سے کعبہ میں پانی چڑھ گیا۔ اور ساری عمارت ڈھے گئی چنانچہ پانی اتر جانے کے بعد بنی جرہم نے حضرت ابراہیمؑ ہی کی بنیادوں پر ویسی ہی کعبہ کی عمارت پھر کھڑی کر لی جس کی بلندی زمین سے نو ذرعہ تھی۔

تعمیر عمالیق

عرب العاربہ کی وہ قومیں جن کی نسل یقطان یا قحطان سے چلتی ہے حمیر بھی ان کا ایک قبیلہ تھا جس کی آگے ایک شاخ عمالیق ہے عمالیق کے بنی جرہم پر قبضہ پا لیا۔ اور کعبہ کی تولیت سنبھال لی۔ چونکہ پہاڑوں نالوں کے چڑھ جانے سے کعبہ اکثر ڈھے جاتا تھا۔ اس لئے محرم عمالیق ثانی نے اسے پھر بنایا۔ بعض مؤرخوں نے غلطی سے عرب البائدہ کی قوم عمالیق سے تعمیر کعبہ کو منسوب کیا ہے جبکہ عرب البائدہ کی اقوام کے زمانہ میں نہ تو ابراہیم تھے اور نہ کعبہ عمالیق ثانی کی تعمیر کا زیادہ وثوق سے متعین نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ سن عیسوی سے ایک صدی پیشتر مکہ پر قابض تھے۔ اس لئے کہ خاندان حیرہ کے بادشاہ جزیمہ دوم کی عمالیق سے ایک بڑی جنگ ہوئی تھی اور یہ واقعہ سن عیسوی سے ایک سو سال پہلے کا ہے۔

تعمیر قصی

ایک مدت بعد کعبہ کی عمارت پھر منہدم ہونی شروع ہو گئی۔ سیلاب سے اسے شدید نقصان پہنچا۔ چنانچہ حسن ابن محوب نے اس عمارت کو پھر بنایا۔ قصی آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے چھ پشت پہلے ہوا ہے اس لئے قرار دیا جا سکتا ہے - کہ یہ تعمیر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سو برس قبل ہوئی -

تعمیر قریش

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بارہ چودہ برس کے تھے کہ کعبہ کے غلاف میں آگ لگ جانے سے کعبہ کی دیواریں بودی ہو گئیں اور کئی جگہ سے پھٹ گئیں - اسی زمانہ میں سیل عوارم (پہاڑی نالوں) کی بھی کثرت ہوئی ایک نالے کے تیز بہاؤ سے خانہ خدا پانی سے بھر گیا - اور دیواریں پھٹ پھٹ کر گرنی شروع ہو گئیں - تو قریش کو تعمیر کعبہ کی فکر ہوئی - وہ اسی فکر میں تھے کہ اسے کون بنائے اور کس طرح بنائے - فن تعمیر سے بھی وہ بہت کم واقف تھے اسی اثنا میں رومیوں کا جو عیسائی رومن کیتھولک تھے ایک جہاز شعیب کی بندرگاہ میں آیا واضح رہے اس وقت جدہ بندرگاہ نہیں تھی اور وہیں ٹوٹ گیا - مکہ والوں نے جہاز والوں کی خاطر داری کی اور ان سے لکڑی خرید لی - اس جہاز میں یاقوم نامی ایک انجینیئر بھی تھا - اس سے تعمیر کعبہ میں مدد لی گئی - تواریخ میں ہے کہ سب قبائل کے لوگ پتھر ڈھوتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کم عمری کے ان پتھر ڈھونے والوں میں شریک تھے جب پتھر اور لکڑی وغیرہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کعبے کو ڈھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں میں وساوس نے راہ پائی مگر ولید ابن مغیرہ نے دل بڑا کر کے پہل کی اور کدال لے کر اسے ڈھانا شروع کیا اور ان بنیادوں تک حرم پر سے حضرت ابراہیمؑ نے چنائی شروع کی تھی - برابر کر دیا ولید ابن مغیرہ بہت بڑی عمر کا تھا - اس نے یہ کہہ کر اس کام میں ہاتھ ڈالا کہ زیادہ سے زیادہ مر ہی جاؤں گا اور مرنے کو تو ہوں قریش نے کعبہ کی عمارت کو بہ نسبت سابق کے دو چند مرتفع بنایا - لیکن چونکہ فراہم کردہ لکڑی چھت کے لئے ناکافی تھی اس لئے انہوں نے اس کو چھوٹا کر کے چھ ذراع اور ایک بالشت زمین حجر کی طرف چھوڑ دی اور اس طرف ایک جدید بنیاد کھود کر دیوار چن دی - انہوں نے کعبہ کو چار ذرعہ اور ایک بالشت کرسی پر تعمیر کیا اور پھر اس پر دروازہ بنایا کہ نالوں کا پانی اندر گھسنے نہ پائے اور کوئی شخص بغیر سیڑھی کے اوپر نہ چڑھ سکے - شاید یہ مقصود بھی یہی ہو کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں جب بناتے بناتے حجر اسود لگانے کی جگہ پر پہنچے تو باہم تکرار ہوئی کہ حجر اسود کو کون کھڑا کرے - ہر قبیلہ اس معاملہ میں اپنا حق فائق جتانے لگا - بالآخر ابوامیہ بن مغیرہ کے سمجھانے بجھانے پر سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ

جو سب سے پہلے اس رستہ سے آئے فیصلہ کے لئے اسی کو حکم بنایا جائے ان سب کی خوش قسمتی کہ سامنے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جنہیں سب "امین امین" کہہ کر چلا اٹھے -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائید الٰہی ایسا فیصلہ صادر فرمایا کہ سب متحیر ہو گئے آپؐ نے چادر بچھائی حجر اسود کو اس میں رکھا - اور سب قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ وہ سب مل کر چادر کو پکڑ کر اوپر اٹھائیں اور وہاں تک لے چلیں جہاں لگانا ہے سب نے اس ارشاد کی تعمیل کی جب وہ چادر اٹھا کر معین کرنے کے پاس پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے وہاں رکھ دیا اس تنازعہ کے رفع ہو جانے کے بعد تعمیر ہوئی کعبہ زمین سے پہلے جتنا بلند تھا - قریش نے اسے دوگنا بلند کر دیا یعنی اٹھارہ ذرعہ پہلے صرف نو ہی ذرعہ تھا جب دیواریں بن چکیں تو یاقوم نے دریافت کیا کہ چھت بنگلہ نما بنائی جائے یا چورس - ہمارے خدا کے گھر کی چھت چورس ہی بناؤ - تب ستون کھڑے کر کے چورس چھت بنا دی گئی - اور چھت کا پرنالہ اس جگہ ڈالا جو چھوڑ دی گئی تھی اور کعبہ کے اندر چھت تک ایک سیڑھی بنائی اور چھت میں ایک روشندان بھی رکھا تاکہ اندر روشنی بھی رہے اور سیڑھی کے ذریعے کعبہ کی چھت پر بھی چڑھا جا سکے -

(بشکریہ انصاف)

(گزشتہ سے پیوستہ)

مولانا غلام حسن نوربخش سے انٹرویو

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

۶۔ رفع اشکاف: اس عنوان سے ایک فارسی متن ایران سے اور ترجمہ سکردو سے بیک وقت شائع ہوا ہے۔ کتاب پر مصنف کا نام سید محمد نوربخشؒ ہے۔ یہ کتاب مختلف دعوؤں اور متضاد نظریات کا موقع ہے۔ اس کی اصل کہاں ہے؟ ایک معمہ بنا ہوا ہے فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کی ۱۷ جلدیں اور فہرست مشترک کی ۳ جلدیں اس کتاب کے نام سے خالی ہیں کتاب پر کتابخانہ امیر ہمدان درج ہے یہ کتابخانہ کہاں ہے؟ یہ بھی ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ جناب سکندر حسین صاحب نے مجھے اس کا محل تہران بتایا تھا جب کہ انہوں نے اخوند محمد ابراہیم کو ہمدان اور سید اکبر علی کو ترکی بتایا ہے۔

۷۔ مشجر الاولیاء: یہ کتاب دو جلدوں میں لاہور سے شائع ہو چکی ہے اس کے بارے میں بڑی سرگرمی کے ساتھ تحقیق کر رہا ہوں اور جب تک تحقیقات مکمل نہ کروں اس کے بارے میں اظہار خیال بے سود ہے۔

سوال نمبر ۵۔ کیا سلسلہ نوربخشیہ بلتستان کے علاوہ دنیا کے کسی اور خطے میں بھی رائج ہے؟

جواب۔ سلسلہ نوربخشیہ فی زمانہ سوائے بلتستان اور لداخ کے کسی جگہ موجود نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ نوربخشیہ ایک جدید ایڈیشن ہے اور میر شمس الدین عراقی کی وفات کے بعد مرزا حیدر دوغلت کے ہاتھوں کشمیر میں نوربخشیوں کی تباہی کا نتیجہ ہے جس نے نوربخشیوں کو فکری عملی، علمی، ادبی اور ثقافتی لحاظ سے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ جس سے اب تک ہم سنبھلنے نہیں پاتے ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ دوسرے ملکوں میں موجود نوربخشی ضلع لداخ اور بلتستان سے نقل مکانی کرنے والے ہیں۔ ایران کے نوربخشی اب عملاً نوربخشی نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۶۔ سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی اور کیمونیکیشن کے اس دور میں عملی تصوف کی اہمیت کہاں تک ہے نیز تصوف کے مستقبل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب۔ سائنسی ترقی اور کیمونیکیشن کے اس دور میں عملی تصوف کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ زندگی کی آسائشوں میں جہاں اضافہ ہوا ہے وہاں پریشانی، اضطراب اور فکری انتشار میں ان آسائشوں سے بڑھ کر اضافہ ہوا ہے تمام تر ترقیوں اور سہولتوں کے باوجود آج کا انسان بے حد دکھی، سکون و طمانیت سے محروم ذہنی انتشار اور جذباتی دباؤ کا شکار ہے جس کے نتیجے میں جرائم کا گراف بڑھ رہا ہے نت نئے نشے استعمال ہو رہے ہیں نشہ بازی، جنسی انارکی، خوف اور اضطراب و پریشانی کی وجہ سے آج کا انسان بلند فشار خون اعصابی تناؤ اور نت نئی بیماریوں کا شکار ہے اس طرح سائنسی ترقی سے انسان کو سوائے تباہی و بربادی کے کچھ نہیں مل رہا ہے۔ جبکہ تصوف انسان کو مادی اشیا کی بجائے معنوی آرام و سکون اور یقین و اعتماد دیتا ہے یوں متصوفانہ نظام میں جرائم، نشہ، خوف اور وحشت و اضطراب کا وجود تک نہیں ہوتا۔

چنانچہ مستقبل میں تصوف کو فروغ ملنے کے امکانات روشن ہیں موجودہ مادہ پرست دور سے انسان مطمئن نہیں ہے فی زمانہ انسان اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان اکٹھا کرنے میں مصروف ہے ہر انسان کے باطن میں مادی ترقیوں کے باوجود بے چینی، اضطراب، اور خوف کا لاوا دھک رہا ہے اور ہر شخص سکون و طمانیت کی تلاش میں ہے موجودہ اقتصادی اور سیاسی نظام زیادہ دیر نہیں چلے گا اس لئے ارباب تصوف کو چاہیے کہ مربوط اور سائنٹفک انداز میں آگے بڑھیں اور جدید انداز میں تصوف کا پرچار کریں۔

سوال نمبر ۷۔ مولانا صاحب! آپ تو ائے صوفیہ کے لئے بھی

اپنی نگارشات عنایت کرتے رہتے ہیں اس رسالے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب ۔ نوائے صوفیہ دھیرے دھیرے ابتدا میں متعین کردہ ہدف کی طرف گامزن ہے۔ مضامین کا معیار بڑھ گیا ہے اخبار تصوف اور قارئین کے خطوط کو مزید کم کر کے ان کی جگہ مزید علمی مضامین شامل کئے جانے چاہئیں ۔ نوائے صوفیہ کے ہر شمارے میں ایک آیت اور ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح مستقل طور پر آنا چاہئے نیز کسی ایک بزرگ کی تصنیف کا ترجمہ قسط وار شائع ہونا چاہئے ۔

سوال نمبر ۸ ۔ اپنی ذاتی زندگی اور تحقیقی مشاغل کے بارے میں قارئین نوائے صوفیہ کو کچھ بتانا پسند کریں گے؟

جواب ۔ میری ذاتی زندگی مطالعہ اور تحریری کام سے عبارت ہے ۔ بلتستان کی مشقت طلب زمینداری سے جو فرصت ملتی ہے میں مطالعہ اور تحریر میں صرف کرتا ہوں شاید آپ یقین نہ کریں شروع شروع میں میں نے قاعدہ نور بخشیہ شائع کیا تھا ۔ جس کی اب تک ۱۷ ہزار کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں اب تک میری ۱۳ کتابیں شائع ہوئی ہیں ۔ ۱۱ کتابیں پریس میں ہیں جبکہ ۹ کتابوں پر کام مکمل ہے ۔ اب تک بیسیوں قیمتی مقالے لکھ کر شائع کروا چکا ہوں اور ساتھ ہی کاروان ادب خپلو کے مجلہ "کاروان" کی ادارت بھی میرے ذمے ہے جس کے اب تک دو شمارے شائع ہوئے ہیں ۔

دراصل میر سید محمد نور بخش سے پہلے ہمارے تقریباً سارے بزرگوں نے کتابیں لکھی ہیں ۔ ان کے بعد کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی صرف ابوچو میر مختار نے فقہ احوط کی شرح سراج الاسلام کے نام سے لکھی ہے ۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو سال سے ہمارا شعبہ تصنیف و تالیف بند ہے اور ہمارے بزرگوں کی کتابیں کتابخانوں کی الماریوں میں کیڑوں کی خوراک بن رہی ہیں ۔ میں انہیں منظر عام پر لانے کے لئے کوشاں ہوں اس لئے میں ایسی کتابوں پر کام کرنے کو ترجیح دیتا ہوں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں ۔ شائع شدہ کتابوں پر میں کام نہیں کرتا ۔

بزرگوں کی کتابوں کے بارے میں میرا طریقہ کار یہ ہے کہ جن جن لائبریریوں میں کوئی نسخہ موجود ہو اس کی فوٹو کاپی حاصل کرتا ہوں پہلے کسی ایک نسخے کو پڑھتا ہوں پھر ایک ہی کتاب کے کئی نسخوں کو سامنے رکھ کر مقررہ عالمی معیار تحقیق کے مطابق ایک جامع نسخہ تیار کرتا ہوں پھر اسکا ترجمہ کرتا ہوں ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس کتاب پر ہمارے کسی بزرگ کا نام آئے فوراً اسے سر آنکھوں سے نہیں لگاتا بلکہ اسے تاریخ کی کسوٹی پر جانچتا ہوں کتاب کی زبان، استعارات تلمیحات تراکیب اور تحریر کو تنقیدی نظر سے پرکھتا ہوں، ثابت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ مسترد کر دیتا ہوں ۔

بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں

کراچی میں ٹرسٹ کے خلاف مختلف انجمنوں کی جانب سے مشترکہ طور پر عدالت سے رجوع کرنے کے لئے لیگل کمیٹی کے قیام کا اعلان

کراچی میں قائم نور بخشیوں کی تنظیموں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف نور بخشی تنظیموں کے عہدیداروں اور نور بخشی عوام نے شرکت کی ۔ تنظیموں کے اس مشترکہ اجلاس میں جامعہ نور بخشیہ کراچی کو ٹرسٹ بنانے پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا گیا ۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے بوا پیر سید محمد شاہ نورانی سے ایک مرتبہ پھر اپیل کی گئی ہے کہ ملت نور بخشیہ کے اتحاد و عظیم تر مفاد کی خاطر مذکورہ ٹرسٹ کو فوری توڑ دیا جائے ۔ اجلاس نے متفقہ طور پر قانونی چارہ جوئی کے لئے ایک لیگل کمیٹی تشکیل دی ۔ اجلاس نے کرنل ریٹائرڈ غلام حیدر کو لیگل کمیٹی کا متفقہ چیئرمین منتخب کیا ۔ لیگل کمیٹی کے دیگر اراکین میں حاجی محمد علی شبیری کو قانونی مشیر، ٹھیکیدار غلام حسن وائس چیئرمین، غلام محمد سیکرٹری، محمد حسن دلشاد ڈپٹی سیکرٹری، حاجی باقر علی خازن اور ٹھیکیدار قربان علی کو رابطہ سیکرٹری منتخب کیا گیا ۔

اتحاد عالم اسلام اور تحریک نور بخشیہ کا کردار

شیخ محمد محسن اشراقی قم ایران

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (القرآن)

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

دین مقدس اسلام کے جملہ قوانین احکام الٰہی ہیں کیونکہ اسلام کے احکامات اور قوانین کا ماخذ قرآن مجید اور سنت رسولؐ میں جن میں قرآن پاک تو اللہ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے اور اس کو "لاریب فیہ" کی سند عطا ہو چکی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے آل پاکؑ کے فرامین کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کی تصدیق بھی خود قرآن مجید ان الفاظ میں فرماتا ہے: "ومایںطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی"

ہمارا حبیب جو کچھ فرماتا ہے وہ وحی الٰہی کے مطابق فرماتا ہے۔ نہ کہ (ذاتی) ھوی وھوس سے۔ اسی طرح آپ کے پاکیزہ اہلبیت علیہم السلام کی پاکیزگی اور ان کے کلام اور فرامین کی صداقت کی تصدیق اس آیۂ مبارکہ سے ہوتی ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

بے شک اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تم اہلبیت سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کیا جائے اور تمہیں پاک و پاکیزہ کیا جائے اس آیۂ مبارکہ کی روشنی میں آپ کے اہلبیت علیہم السلام کی صداقت گفتار، رفتار اور کردار واضح طور پر ثابت ہوتی ہے لہٰذا جب یہ ہستیاں پاک و پاکیزہ ہیں تو ان کے فرامین بھی صدق و صداقت پر ہی مبنی ہوں گے کیونکہ جھوٹ بولنا باطنی ناپاکی ہے کہ جس سے اہلبیت کو اللہ نے پاک فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلبیت علیہم السلام کے بھی جملہ فرمودات بمطابق منشائے الٰہی ہیں۔ اور اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں "وحدہ لا شریک لہ" ایک اللہ اور ایک ہی حاکم حقیقی کی جانب سے ایک ہی قانون اس کے ماتحت رہنے والی مخلوق کے لئے وضع ہوا کرتا ہے۔ جو کہ قرآن اور سنت کی شکل میں آج امت اسلامی کے ہاتھوں میں موجود ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج امت اسلامی اپنے حقیقی دشمنوں یعنی کفار سے برسرپیکار رہنے کی بجائے ایک دوسرے کی جان کے درپے ہے اور ایک دوسرے پر کفر و الحاد کے فتویٰ جاری کئے جاتے ہیں جبکہ کتاب الٰہی میں انہیں دعوت اتحاد دی گئی تھی

سب سے ناپسندیدہ اور ناگوار بات یہ ہے کہ ہر فرقے کے علماء اور دانشمندوں نے اپنی فقہی اور اعتقادی کتابوں کی کچھ اس طرح تدوین کی ہے کہ امت اسلامی کا ان کتابوں کی روشنی میں متحد ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کتابوں میں کلمہ مشترک کی بجائے وجہ افتراق پر ہی زور دیا گیا ہے۔ اور یہی دنیائے کفر کی آرزو تھی۔ جسے ہمارے نادان دوستوں نے پورا کر دیا ہے۔

ہاں اس مشکل معما کا حل سلسلہ ذھب کے اولیائے کرام (نور اللہ سرالقدھم) نے اپنی فقہی اور اعتقادی ہر دو نوع کی کتابوں میں بیان فرما کر امت اسلامی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا موقع فراہم کیا ہے اور امت اسلامی انہی اولیائے کرام کے فراخ دل اور وسیع النظر فرامین کی روشنی میں متحد ہو کر تمام فرقہ ورانہ اختلافات سے ملت اسلامیہ کو نجات دے کر مہر و محبت اور صدق و صفا کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے اس تنگ و تاریک مادی دور میں ایک نورانی اور عظیم الٰہی قوت کی حیثیت سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ مثلاً اعتقادات کے باب میں کلام الٰہی یعنی قرآن مجید کے حادث اور قدیم ہونے کے مسئلے کو لیجئے جو کہ امت اسلامی کے اعتقادی کتابوں میں معرکہ آراء مسئلہ ہے اور سینکڑوں جانیں علماء اور عوام کی نذر سیف و آتش ہو چکی ہیں۔ لیکن سلسلہ ذھب کے عظیم بزرگ حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ نے بڑے آسان طریقے سے اس مسئلے کو یوں حل فرمایا کہ: قرآن مجید ذو وجوہ ہے ایک خاص زمانے میں اس کتاب کے نزول اور

قرائت کی بنا پر حادث ہے لیکن علم الٰہی ہونے کی حیثیت سے اسے قدیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ علم خدا خدا کے صفات ذاتی میں سے ہے اور صفات خدا عین ذات ہیں لہٰذا قدیم بھی ہیں۔ اس طرح آپ نے دو ٹوک الفاظ میں اس مشکل مسئلہ کا حل بیان فرمایا۔ نیز جب اسی مسئلہ کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق اور امام رضا علیہم السلام سے سوال کیا گیا تو آپ دونوں حضرات نے فرمایا "اے مسلمانو! تمہیں اس سے کیا غرض ہے کہ قرآن حادث ہے یا قدیم قرآن تو کتاب عمل ہے تمہیں چاہیئے کہ قرآن مجید کے اوامر و نواہی پر عمل کرو۔ اسی طرح فقہی احکام کے حوالے سے بھی حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ نے امت اسلامی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے ایسے نہایت ہی مفید اور وسیع النظر قوانین کلی بیان فرمائے ہیں کہ فقط انہی قوانین الٰہی کی روشنی میں اہل اسلام الفت و محبت کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اور اس وقت دنیائے اسلام کے درمیان موجود تمام فرقہ ورانہ اختلافات اور قتل و خون ریزی کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ آپ اپنی شہرہ آفاق کتاب فقہ احوط (کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۷) میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) جو شخص اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ کہتا ہو کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور وہ نماز قائم کرتا ہو، مالدار ہونے کی صورت زکوٰۃ ادا کرتا ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور استطاعت رکھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا حج کرتا ہو۔ تو کسی بھی مسلمان شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کو کسی چیز کی بنا پر کفر سے منسوب کرے جس کا وہ عقیدہ رکھتا ہو اور خود معاملے کی حقیقت کو نہ جانتا ہو لیکن یہ گمان کرتا ہو کہ جو شخص بھی اس طرح عقیدہ نہ رکھتا ہو وہ کافر ہے۔ یہ (یعنی ان جزوی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے پر کفر و الحاد کا فتویٰ دینا اور ایک دوسرے کے خون و جان و مال کو حلال سمجھنا) جہالت کے شکار حضرات کا عقیدہ ہے۔"

اس طرح آپ "باب الوقوف والصدقات" ص ۳۶۹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے والے لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں آپ یوں فرماتے ہیں: **ولو وقف علی المسلمین انصرف الی من صلی متوجها الی القبلۃ۔**

ترجمہ: اگر کوئی کسی بھی قسم کے جائیداد کو مسلمانوں پر وقف کرے تو یہ موقوف شدہ مال ہر اس شخص کی طرف پلٹے گا جو کہ قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتا ہو۔

مطلب یہ ہوا کہ امت اسلامی اگر امن و امان، الفت و محبت اور صدق کے ساتھ "انما المومنون اخوۃ" کی حامل نورانی زندگی جو کہ صدر اسلام میں مسلمانوں کو نصیب ہوئی تھی گزارنا چاہیں تو اس حبل اللہ سے متمسک ہونے کی ضرورت ہے جس سے حقیقی معنوں میں سلسلہ ذھب کے منزہ اعتقادی اور فقہی قوانین و اصول کی صورت میں دنیائے اسلام کو سلسلہ ذہب کے اولیائے عظام نے روشناس کرایا ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں

ہدیہ تہنیت

جناب محمد ابراہیم نائب تحصیلدار سکردو کو پچھلے سال بلتستان میں شدید سیلاب کے دوران اپنی جان خطرے میں ڈال کر لوگوں کی جانیں بچانے اور ان کی شاندار قومی خدمات کے صلے میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء کو تمغہ شجاعت سے نوازا ہے۔ ادارہ ان کو یہ اعزاز ملنے پر ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی ان کی بھلائی اور بہتری کیلئے دعا گو ہے۔

مقابلہ حسن قرات

این وائی ایف ہوشے یونٹ کے زیر اہتمام مقابلہ حسن قرات کا انعقاد ہوا جس میں کل ۳۲ قارئین نے حصہ لیا جس میں محمود نے پہلی، ابراہیم خلیل سینئر نائب صدر این وائی ایف نے دوسری اور ذوالفقار علی نشر و اشاعت سیکرٹری این وائی ایف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ کے نگران اعلیٰ سید حسن صاحب اور ڈپٹی نگران اعلیٰ اور این وائی ایف ہوشے یونٹ کے صدر غلام حسین تبسم نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے قارئین کو نقد انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں سید حسن صاحب سرواعظ ہوشے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں زندگی بسر کریں۔ غلام حسین تبسم صدر این وائی ایف ہوشے یونٹ

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر کا مراسلہ

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر ایم ۔اے ۔ پی ایچ ڈی گورنمنٹ کالج برائے خواتین فیصل آباد کی پرنسپل ہیں ۔ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی تعلیمات سے بیرونی دنیا کو متعارف کرانے کا سہرا آپ ہی کے سر ہے ۔ آپ نے اپنی ڈاکٹریٹ کے لئے موضوع کے طور پر حضرت شاہ ہمدانؒ کی سیرت اور تعلیمات کو چنا ۔

آپ کے پی ایچ ڈی کا مقالہ ادارہ ندوۃ المصنفین کی وساطت سے زیور طبع سے آراستہ ہو کر جملہ اہل علم سے داد پا چکا ہے بعد ازاں آپ نے جعفر بدخشی کی مشہور سوانحی کتاب خلاصۃ المناقب کا اردو ترجمہ زبدۃ المناقب کے عنوان سے کیا جسے چھاپنے کا شرف ندوہ اسلامیہ نوربخشیہ پاکستان نے حاصل کیا ۔ حال ہی میں کتاب خلاصۃ المناقب کا تصحیح شدہ متن جس پر ڈاکٹر صاحبہ نے برصغیر کے عظیم محقق مولوی محمد شفیع مرحوم کی زیرنگرانی تحقیق کی ہے ادارہ تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کی وساطت سے شائع ہو چکا ہے ۔ ان ناقدین کے لئے جنہیں زبدۃ المناقب کے مندرجات کی صحت کے بارے میں کوئی شکایت ہے ، ادارہ تحقیقات فارسی کا شائع کردہ متن تقابل اور موازنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے ۔ ذیل میں ڈاکٹر صاحبہ کا وہ مراسلہ جو انہوں نے اس سلسلے میں تحریر کیا تھا موصوفہ کی اجازت سے قارئین نوائے صوفیہ کی دلچسپی کی خاطر شائع کیا جا رہا ہے ۔ امید ہے اہل علم حضرات اپنی قیمتی آراء سے ادارہ نوائے صوفیہ کو جلد مطلع فرمائیں گے ۔ ناقدین سے بھی گزارش ہے کہ وہ کتاب زبدۃ المناقب کے ان مقامات کی نشاندہی کریں جہاں ان کے نزدیک کوئی ردوبدل کیا گیا ہے ۔ تاکہ ڈاکٹر صاحبہ اس ضمن میں اپنے عالمانہ دلائل اور شواہد پیش کریں ۔ یاد رہے کہ اگر کسی صاحب نے ہماری اس درخواست کے جواب میں قابل اعتراض مقامات کی نشاندہی نہ کی تو ڈاکٹر صاحبہ کی موجودہ وضاحت کو ہی حرف آخر سمجھا جائے گا ۔

یہ بھی کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اہل علم ڈاکٹر صاحبہ کی تحقیق کے سلسلے میں پہلے ہی سے آمنا و صدقنا کہنے پر مجبور ہیں ۔

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر
پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین
مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

محترم جناب ڈاکٹر قاری محمد نعیم

عرض حال یہ ہے کہ مجھے کوئی بڑا دعویٰ نہیں مگر میں نے شاہ ہمدانؒ کے بارے میں سب سے پہلے کام پاکستان میں شروع کیا ۔ ۱۹۷۰ء کی بات ہے جب شاہ ہمدانؒ کے بارے میں پرانی کتابوں میں ایک آدھے صفحے سے زیادہ کچھ ملتا نہ تھا ۔

پنجاب میں لوگ ان کے اسم مبارک سے بھی آگاہ نہ تھے ۔ اللہ کا شکر ہے کہ سالہا کی محنت کے بعد اللہ کی نصرت و توفیق سے میں نے اپنا مقالہ ۱۹۷۵ء میں پنجاب یونیورسٹی کی تحویل میں دے دیا ۔ مقالہ ایران بھیجا گیا ۔ سعید نفیسی اور ذبیح اللہ صفا

ممتحن تھے - ۱۹۶۶ء میں انہوں نے اپنی رائے دی پسندیدگی کا اظہار کیا - ۱۹۶۷ء میں مجھے پی ایچ ڈی کی ڈگری مل گئی - ان کی حوصلہ افزائی سے میں نے سوچا کہ پاکستان میں فارسی متن سے چند ایک کے سوا باقی کوئی استفادہ نہیں کر سکتا میں نے اپنے مقالہ کے دیباچہ کا اردو ترجمہ کیا جو "امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف بہ شاہ ہمدان" کتاب کے نام چھپا اور اس کی (اللہ کا شکر ہے) کہ دل خواہ پذیرائی ہوئی - ڈاکٹر ریاض مرحوم نے بھی قابل قدر کام کیا مگر انہوں نے ۱۹۶۳ء میں شروع کیا اور ۱۹۶۸ء میں ڈگری حاصل کی -

مجھے علم تھا کہ میرا مقالہ ایران جائے گا اور وہاں شیعیت ہے مگر میں نے پھر بھی داخلی شواہد سے ثابت کیا کہ شاہ ہمدان شیعہ نہیں تھے -

اب مولانا غلام حسین نورانی کی سعی و اہتمام سے میں نے خلاصۃ المناقب کا ترجمہ کیا - اس میں شکور انور کی بھی تحریک شامل تھی - انہوں نے اور غلام حسن نے مجھے سکردو، شمالی علاقہ جات میں موجود خلاصۃ المناقب کے قلمی نسخے کی کاپی بھجوائی - خلاصۃ المناقب میں "محبت" کے بیان کے ضمن میں کچھ احادیث ہیں جو حضرت علیؑ کی محبت کی توثیق میں ہیں - اس نسخے میں سے احادیث کے وہ صفحات غائب ہیں کسی نے پھاڑ دیئے ہوئے ہیں - لیکن خلاصۃ المناقب کا خوبصورت نسخہ پنجاب یونیورسٹی میں موجود ہے - تہران میں مرکز تحقیقات نے ان تمام نسخوں کی فوٹو کاپی حاصل کی اور میرے زیر اشاعت نسخے سے ساتھ لفظاً لفظاً تقابل کیا ہے - آپ جس حصے کو تنقید کا نشانہ سمجھتے ہیں - اس کی نشاندہی کریں - جو ترجمے کا مسودہ میں نے غلام حسین نورانی صاحب کو دیا وہ بھی نکالیں - خلاصۃ المناقب کے متن سے دیکھیں اور پھر اگر فرق پائیں تو میں ہر تنقید کو درست قرار دوں گی - اگر وہ متن ہی کا ترجمہ ہے تو اس میں مترجم کا کیا قصور -

میں اور میری کچھ ہم کاروں نے اوراد فتحیہ کو چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا - جسے میں دوبارہ چھپوانا چاہتی ہوں - والسلام

(سیدہ اشرف ظفر)

بقیہ قارئین کے خطوط

شمارہ جنوری کے لئے بہت انتظار کرنا پڑا - پڑھ کر بہت خوشی ہوئی تمام مضامین خصوصاً حاجی محمد سلیم صاحب کا مضمون بہت معیاری تھا - غلام حسن نوربخشی کا مضمون بھی شائع کیا کریں - ان کے مضامین میں ایک انوکھی کشش ہے - ہاں ایک تجویز بھی ہے کہ رسالے میں صفحہ اسلامی معلومات کے لئے وقف کریں -

جی اے جوہر بوچنگ

نوائے صوفیہ کا ہر وقت شدت سے انتظار رہتا ہے - اس دفعہ رسالہ دیکھ کر دل میں ایک روشنی کی کرن پھوٹی - ہر مضمون معیاری اور اچھوتا تھا - ایک مضمون ارسال خدمت ہے - شائع فرمائیں -

جی این اخلاقی کوروی
گلگت

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۲ پڑھ کر ازحد خوشی حاصل ہوئی - اس رسالے کی وساطت سے صوفیہ نوربخشی عوام عصر حاضر کے مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں - اس میں اہلبیت اطہار اور سیرت نبویؐ پر مضامین بھی شائع کریں - جواب براہ کرم آپ ان موضوعات پر مضامین ارسال کریں -

احمد علی عارف
منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۲ کا سرورق اور پشت ورق بہت پسند آیا - ایک عدد مضمون ارسال خدمت ہے - اور مبلغ ۳۰ روپے بھی ارسال خدمت ہیں -

اخون محمد حسین کاشف

آپ کے مسائل اور ان کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارہ کے نام بھیجے گئے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوال نمبر ۱۔ شادی بیاہ کے موقع پر اسلامی رسومات کیا ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ رشوت اور مال حرام کی وجہ سے صاحب استطاعت بننے والے کا حج کو جانا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز نماز سنت پڑھنے لگ جائے۔ اتنے میں خطبہ کا مرحلہ شروع ہو جائے تو وہ نماز کو پوری کرے گا یا توڑ دے گا۔

سوال نمبر ۴۔ نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی ضروری ہے یا کہ نہیں۔

سوال نمبر ۵۔ مسجد کا سامان کرایہ پر دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۶۔ اعتکاف کے لئے چھٹی لینے کی وضاحت کیجئے۔

سوال کنندگان محمد ابراہیم مقیم کراچی، محمد ابراہیم فیضی اسلام آباد

جواب نمبر ۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازدواجی زندگی میں قدم رکھنا سنت نبویؐ ہے۔ صاحب استطاعت ہونے کے باوجود ازدواجی زندگی اپنے سے گریز کرنے والا سنت نبویؐ سے روگردانی کرنے والا قرار پاتا ہے۔ اس کے لئے ہر مفید اور باعث ثواب رسم درست ہے۔ جن رسموں میں شیطان کی خوشنودی کے سوا کچھ نہ ہو ایسی رسمیں شادی بیاہ کے موقع پر اختیار کرنے کا رجحان اہل ایمان کے لئے اخروی سرخروئی سے محروم ہونے کا باعث ہے۔ ناچ گانے کی محفل، بے سود چراغاں، بے سود مال ضائع کرنے کی صورتیں مثلاً پٹاخے چھوڑنے کا مشغلہ وغیرہ کوئی باعث ثواب امور نہیں ہیں۔ ہاں حسب توفیق دعوت ولیمہ کا اہتمام کرنا اپنی حیثیت کے مطابق سامان دے دینا اور ہر ایک نیک کام میں مال صرف کرنا درست ہیں۔ فضول خرچی سے حتی الامکان بچ کے رہنا ضروری ہے۔ خصوصاً مومن مسلمان کے لئے ایسے موقع پر فضول خرچی سے کنارہ کش رہنا انتہائی ضروری ہے۔

جواب نمبر ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

رشوت خوری کے بل بوتے پر کوئی مالدار بن گیا ہو یا مال حرام بٹورتے رہنے کی بناء پر صاحب استطاعت بن بیٹھا ہو اور وہ حج کی سعادت حاصل کرنے کا خواہاں ہو تو وہ "نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی" والی مثال کا مصداق بنے گا۔ ایسے آدمی کا حج کو جانا سیر و تفریح کے لئے وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

جواب نمبر ۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اگر کوئی شخص منبر پر خطیب کے جلوہ افروز ہونے سے پہلے سنت کا آغاز کر دیا ہو اتنے میں خطیب کی خطابت کا مرحلہ آ جائے تو وہ شخص اس نماز سنت کو پوری کرے گا جس کی بجاآوری کی وہ نیت کر چکا ہے۔ نماز توڑنے کی ضرورت نہیں۔

جواب نمبر ۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی کے لئے دونوں جانب کی رضامندی ضروری ہے۔ اگر ایک رضامند ہو اور دوسری جانب سے رضامندی کا ظاہر نہ کیا جائے یا یکسر انکار کرے تو اس صورت میں نکاح کا انعقاد ہی نہیں ہوتا ہے۔ لڑکا اور لڑکی دونوں عاقل اور بالغ ہوں تو ان دونوں کی طرف سے رضامندی کا اظہار کیا جائے تو والدین کی ناراضگی اس بارے میں غیر موثر ہو گی۔ اگر دونوں نابالغ ہوں تو اس صورت میں دونوں کا اپنا اپنا

باپ ولی مجبر بن جاتا ہے۔ سوال میں صرف لڑکی کی رضامندی کا تذکر کیا گیا ہے حالانکہ لڑکی کی رضامندی کے ساتھ ساتھ لڑکے کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

جواب نمبر ۵۔ بسم الرحمن الرحیم

مسجد کا سامان کرایہ پر دینا شرعاً جائز ہے۔ کرایہ کی رقم مسجد کے امور اور لوازمات میں صرف کی جائے گی۔ شدید سردی کے زمانے میں نماز گزاروں کی خاطر ایندھن وغیرہ کی خریداری میں بھی وہ رقم صرف کی جا سکتی ہے۔

جواب نمبر ۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

سابقہ شمارے میں اسی نوعیت کے سوال کا جواب شائع ہوا تھا۔ اس بارے میں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ سرکاری نوکری ایک قومی خدمت ہے جو اس منصب پر فائز ہونے پر لازم اور ضروری قرار پاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ملازم کا خالص ذاتی کام نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتا ہے۔ مثلاً اعتکاف کا عمل اگر نذر ماننے کی وجہ سے اپنانا پڑا ہو تو یہ واجب ہے۔ اگر نذر مانے بغیر یونہی اپنانے کا ارادہ ہو تو یہ مسنون ہے۔ واجب ہونے کی صورتوں میں سالانہ چھٹی اور اتفاقی چھٹی کے مخصوص ایام کے علاوہ بھی چھٹی لی جا سکتی ہے۔ اس میں کوئی کراہت یا قباحت نہیں ہے جبکہ سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی کا متبادل ذریعہ موجود ہوا کرتا ہے۔

مسنون ہونے کی صورتوں میں سالانہ تعطیلات اور اتفاقی چھٹی کے مخصوص ایام کے علاوہ چھٹی لینے میں کراہت کا پہلو اس وقت نکل آتا ہے جبکہ ڈیوٹی کی انجام دہی کا متبادل ذریعہ موجود نہ ہو۔ چھٹی لینے کا تعلق ہر ایک کام سے ہے خواہ وہ کام اعتکاف والا عمل ہو، خواہ حج، عمرہ، زیارت اور معلوماتی دورے ہوں۔ اگر کسی کو کوئی ایسی ضروری صورت حال درپیش ہو جس کے لئے اگر چھٹی نہ لی جائے تو نقصان کا اندیشہ رہتا ہو تو ایسی صورتوں کے لئے چھٹی لی جا سکتی ہے۔ اگر چھٹی دینے والا ادارہ چھٹی نہ دے تو یونہی ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنا شرعاً درست نہیں ہو گا۔ ہر حال میں چھٹی کی منظوری ضروری ہے۔

بقیہ ..... حج

چاہئے۔ سوائے نماز مغرب کے ہر نماز سے پہلے مسجد نبویؐ میں حاضرین کے شکرانے کے نماز نفل اور تحیۃ مسجد نبوی ضرور پڑھ لیا کریں۔

جب مدینہ منورہ میں آپ کے قیام کی مدت پوری ہو جائے تو مدینہ سے روانگی سے قبل روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام و زیارت کے لئے حاضر ہو جائیں۔ مدینہ سے مکہ واپس آتے ہوئے ہمیں بیرِعلی پر رکتی ہیں۔ یہ حضرت علی علیہ السلام کا کنواں ہے۔ یہاں سے مکہ کے حدود میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھا جاتا ہے۔ کیونکہ مدینہ سے واپس آکر عمرہ ادا کرنا واجب ہے۔ لہذا آپ بیرِعلی پر رک کر وضو کر کے احرام باندھیں اور یہاں بنی ہوئی مسجد میں دو رکعت نفل کی نماز پڑھیں اور مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف میں آکر عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر جائیں۔ احرام کھول کر اپنے معمولات میں میں مصروف ہو جائیں اور آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ (گزشتہ سے پیوستہ)

بقیہ درسِ قرآن

صیغہ جمع کے استعمال میں حکمت

آیت مذکورہ میں واحد کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور بندہ اکیلا نماز ادا کر رہا ہو تو تب بھی نعبد و نستعین کے صیغے استعمال کرتے ہیں اس میں جماعت کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے اللہ بندے سے فرماتا ہے کہ تنہا میری بارگاہ میں آنے کی بجائے سب مل کر حاضر ہوں تاکہ عبادت و دعا کی قبولیت میں اضافہ ہو اور بندہ یوں عرض کرتا ہے اے اللہ میری عبادت اس لائق نہیں کہ تیری بارگاہ میں پیش کی جائے مگر میں تیرے نیک صالح بندوں کی دعا و عبادت کے ساتھ اپنی دعا و عبادت میں تیری بارگاہ میں پیش کر رہا ہوں تاکہ ان کی مقبول دعا و عبادت کے صدقے میری عبادت کو بھی شرف قبولیت نصیب ہو جائے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے تقاضوں کو کماحقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چند ضروری گزارشات

ادارہ نوائے صوفیہ اپنے معزز قارئین اور قلمی معاونین کی توجہ درج ذیل امور کی جانب مبذول کرتا ہے۔

۱ ۔ یہ گمان غلط ہے کہ نوائے صوفیہ کاروباری بنیاد پر چل رہا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ رسالہ چند جاں نثاران قوم کی رضاکارانہ مساعی کا نتیجہ ہے جس کے لئے وہ کوئی معاوضہ نہیں لیتے بلکہ بسا اوقات رسالے کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں۔

۲ ۔ قارئین کا چندہ اگرچہ رسالے پر اٹھنے والے اخراجات کی نسبت بہت کم ہے تاہم رسالے کی مستقل آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ اس لئے دینی نشرواشاعت سے دلچسپی رکھنے والے ہر فرد اور ادارے کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنا مستقل چندہ باقاعدگی سے ادا کریں بلکہ اپنی زکوٰۃ، فطرہ اور دیگر عطیہ جات سے بھی نوائے صوفیہ کی معاونت کریں۔

۳ ۔ نوائے صوفیہ میں شائع ہونے والے جملہ مضامین مستقل اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ اس لئے قارئین کو چاہئے کہ رسالے کو ضائع ہونے سے بچائیں اور ہر سال کے اختتام پر بارہ شماروں کی جلد بندی کر کے کتابی صورت میں اسے اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔

۴ ۔ اشاعت کی غرض سے موصول ہونے والے جملہ مضامین خطوط اور خبروں کو ہم گراں قدر سمجھتے ہیں ۔ وہ تمام مضامین جو مفید اور معیاری ہوں اپنی باری آنے پر ضرور شائع کئے جائیں گے ۔ لہذا مضمون نگار حضرات کو چاہئے کہ وہ اشاعت میں تاخیر سے بددل نہ ہوں۔

۵ ۔ نوائے صوفیہ چونکہ احیائے تصوف اور اتحاد عالم اسلام کا علمبردار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس میں اشاعت کی غرض سے ارسال کئے جانے والے مضامین تعصب اور تنگ نظری سے یکسر پاک ہوں۔ تحقیقی مضامین کو اولیت دی جاتی ہے ۔ مضمون کے آخر میں ماخذ کے حوالے درج ہونا ضروری ہے۔

۶ ۔ قارئین کی طرف سے ارسال کی جانے والی خبریں بہت طویل ہوتی ہیں۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ رسالے کے صفحات کی تعداد محدود ہے اور اکثر قارئین کی طرف سے برابر خبروں اور خطوط پر رسالے کے قیمتی صفحات ضائع ہونے کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اس لئے مراسلہ نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ صرف مختصر، جامع، اہم اور مفید خبریں ارسال کریں اور طویل خبروں کی من و عن اشاعت پر اصرار نہ کریں۔

۷ ۔ بعض علاقوں مثلاً چھوربٹ ، سلترو ، کورو ، خوازی ، کھرفق ، مچلو ، غورسے وغیرہ میں نوائے صوفیہ کے نمائندے موجود نہیں ہیں لہذا ان علاقوں سے دلچسپی رکھنے والے تعلیم یافتہ حضرات کی خدمات درکار ہیں۔

۸ ۔ اہل بیت رسولؐ اور آئمہ معصومینؑ آسمان تصوف کے درخشندہ ستارے ہیں ۔ لیکن خلاف توقع اہل علم حضرات کی طرف سے ان کی سیرت ، تعلیمات اور فضائل پر بہت کم مضامین موصول ہو رہے ہیں جو قابل افسوس امر ہے۔

۹ ۔ جن قلمکاروں کے مضامین مستقل طور پر قسط وار چھپ رہے ہیں ان سے گزارش ہے کہ کم از کم تین مہینوں کی قسطیں ایک ساتھ ارسال کریں اور ہر شمارے میں چھپنے والی قسط اشاعت سے کم از کم دو مہینے قبل ارسال کریں تاکہ ان مضامین کی عدم شمولیت سے قارئین کو پریشانی نہ ہو۔

۱۰ ۔ مستقل قارئین اپنے بقایا جات بھیجتے وقت اس امر کی نشاندہی کریں کہ وہ پہلے سے مستقل خریدار ہیں کیونکہ اس امر کی نشاندہی نہ کرنے سے بعض مستقل خریداروں کو رسالے دوہرے موصول ہو رہے ہیں۔ لہذا اگر کسی کو ڈبل موصول ہو رہے ہوں تو ہمیں مطلع کریں۔

رسالے کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہم اپنے معزز قارئین کی قیمتی آراء کے ہمیشہ منتظر رہتے ہیں ۔

(ادارہ)

بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں

اور اس تقریب کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب غلام علی حیدری صاحب نے سرانجام دیئے۔ ان کے علاوہ اس تقریب میں جن نامور علماء اور ملت صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے بھی بلتستان کے دیگر علاقوں سے شرکت کی۔

ضروری اطلاع

جن مستقل خریداروں نے ہماری بار بار یاددہانیوں کے باوجود اپنا سالانہ چندہ جمع نہیں کروایا ہے ان کو اپریل ۱۹۹۶ء سے رسالے کی ترسیل بند کر دی گئی ہے۔ اگرچہ یہ قابل افسوس بات ہے مگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا

قارئین کو یہ بات بخوبی معلوم ہونی چاہیئے کہ نوائے صوفیہ کے ایک شمارے کی قیمت یعنی مبلغ دس روپے اس پر اٹھنے والے اخراجات کے مقابلے میں پہلے ہی کم ہے۔ اب اگر اس معمولی چندے کی بھی ادائیگی نہ ہو تو ایک نہ ایک دن رسالے کا سلسلہ اشاعت منقطع ہونا ناگزیر ہے۔

امید ہے کہ مذکورہ قارئین جلد از جلد اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے مستقل خریداری کی تجدید کریں گے۔

اگر کسی مستقل خریدار کو چندے کی ترسیل کے باوجود رسالہ نہ مل رہا ہو تو وہ ہمیں اپنے نام اور پتے کے ساتھ فوری اطلاع دیں۔ اسی طرح جن حضرات کو رسالے کی دوہری کاپیاں موصول ہو رہی ہیں وہ بھی ہمیں مطلع کریں۔

یاد رہے کہ دینی نشرواشاعت کا یہ واحد ذریعہ آپ کے تعاون سے ہی جاری و ساری رہ سکتا ہے۔

(ادارہ)

بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں

تشریف لائے۔ انجمن فلاح و بہبود سرموں (رجسٹرڈ) کا ایک اہم اجلاس جناب حسن صاحب صدر انجمن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں انجمن کی کابینہ کے علاوہ چیئرمین حسن، مختار عام سرموں غلام حسین جناب مولانا محسن علی، سیٹھ محمد حسین اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ مدرسۃ شاہ ہمدان کے وفد کی آمد کا زبردست خیر مقدم کیا گیا اور ان کے ساتھ تعاون کے لئے کافی غور و خوض کیا گیا۔ اس موقع پر ایک متفقہ قرارداد منظور کی گئی۔ جس کی رو سے مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے لئے جانی، مالی قربانی دینے کا عہد کیا نیز مستقبل میں کوئی بھی اشاعت یا کام نوربخشی برادری اور مرکزی انجمن کو اعتماد میں لئے بغیر ہرگز عمل میں نہیں لائی جائے گی۔ شرکاء اجلاس نے سرموں کے عوام کی طرف سے مبلغ چودہ ہزار روپے بطور چندہ وفد کو پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور یوں انجمن فلاح و بہبود سرموں کے صدر کابینہ نے اپنی غیر معمولی فراست اور مذہبی جذبے کا بھرپور عملی مظاہرہ کیا۔ سرموں کے کاروباری اور ملازمین حضرات سے اپیل کی کہ وہ مدرسہ شاہ ہمدان کے لئے مستقل چندہ دینے کی خاطر مدرسہ ہذا کی باقاعدہ رکنیت حاصل کریں۔ اس ضمن میں سرموں کے ملازمین اور کاروباری حضرات نے ماہانہ چندہ دینے کا اعلان کرتے ہوئے مدرسہ شاہ ہمدان کی باقاعدہ رکنیت حاصل کی۔ رکنیت سازی کا یہ مرحلہ اگلے روز تک جاری رہا۔ اس طرح تمام ملازمین، کاروباری حضرات نے وفد کے ساتھ مکمل تعاون کا بھرپور عملی مظاہرہ کیا۔

اہلیان سرموں کی جانب سے مدرسہ شاہ ہمدان کے لئے کل سرموں کی سطح پر اتفاق رائے سے جناب عبدالعزیز صاحب کو نمائندہ نامزد کیا۔ مدرسہ شاہ ہمدان کے نمائندوں نے انہیں تقرر نامہ بھی جاری کیا۔

مدرسہ شاہ ہمدان کے لئے موضع چھوربٹ سے ملنے والے عطیات

1	موضع فرانو	-/10080 روپے
2	سیاری	-/2200 روپے
3	تھونگموس	-/2000 روپے
4	چھوار	-/6150 روپے
5	سکسہ	-/20154 روپے
6	پیون	-/400 روپے
7	پرتوک	-/10121 روپے
8	حسن آباد	-/5000 روپے
9	مرچھا	-/5325 روپے
10	کواس	-/6700 روپے
11	ڈاؤو	-/3700 روپے
12	لونکھا	-/200 روپے
13	یوچنگ	-/3150 روپے

اس ہنگامی چندے کے علاوہ 160 افراد نے مستقل چندہ دہندگان کی فہرست میں اپنے نام شامل کروائے۔ باقی صفحہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

بقیہ مستقل خریداروں کی فہرست

(جنوری ۱۹۹۶ء)

۴۸۳۔ سہدی زمان شگری
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال
سکردو بلتستان

۴۸۴۔ بابو شکور علی کیشئر
نیشنل بنک آف پاکستان خپلو
گانچھے بلتستان

۴۸۵۔ محمد جابر، ٹیچر
ہائی سکول تھگس
سکردو بلتستان

۴۸۶۔ حاجی صابر علی، مدرس
گرلز ہائی سکول خپلو
گانچھے بلتستان

۴۸۷۔ روزی محمد، مدرس
ہائی سکول برتک چھوربٹ
گانچھے بلتستان

۴۸۸۔ مسز رابعہ، لیڈی ٹیچر
گرلز ہائی سکول خپلو
گانچھے بلتستان

۴۸۹۔ غلام رسول، مدرس
مڈل سکول بھروا، ڈاکخانہ بھروا،
گانچھے بلتستان

غلام علی نوری کونیسی
معرفت ماڈل ہائی سکول خپلو
ضلع گانچھے بلتستان

۴۹۱۔ فدا علی سندو قیپہ
محلہ سگیپ خپلو
ضلع گانچھے بلتستان

۴۹۲۔ نائب صوبیدار محمد علی خپلوی
۲۔ این ایل آئی بٹالین سی کمپنی
معرفت ایف۔ پی یو نمبر 17

۴۹۳۔ سید جلال الدین
AKRSP نزد ڈی ایف او آفس
سکردو بلتستان

۴۹۴۔ ملا جان محمد
محلہ ڈھوڑ، ڈاکخانہ سرمیک
سکردو بلتستان

۴۹۵۔ محمد حسین ولد محمد ابراہیم
محلہ سلینگ گوند، ڈاکخانہ خپلو
ضلع گانچھے بلتستان

۴۹۶۔ محمد ابراہیم، مدرس
لوئر مڈل سکول کھرکوہ
ڈاکخانہ غوغونی
ضلع گانچھے بلتستان

۴۹۷۔ سید علی ہیڈ ماسٹر
ہائی سکول برتک چھوربٹ
ضلع گانچھے بلتستان

۴۹۸۔ بابو علی، سٹور کیپر
سول ہسپتال خپلو
گانچھے بلتستان

(اے۔۴۹۸) اخوند غلام عباس
اورال کریس بلتستان

۴۹۰۔ غلام مہدی، طالبعلم
ہائی سکول گلاب پور تحصیل شگر
سکردو بلتستان

مستقل خریداروں کی فہرست

(فروری ۱۹۹۶ء)

۴۹۹۔ صوفی روزی علی چھوربٹی
محلہ چھت کندوس ڈاکخانہ تھگس
ضلع گانچھے بلتستان

۵۰۰۔ احمد علی سرمیکی
سوشل ورکر قراقرم سمال انڈسٹریز
کٹھو باغ سکردو بلتستان

۵۰۱۔ محمد یعقوب سرمیکی
ایل ڈی سی، واٹر اینڈ پاور
N.A.P.W.D بلڈنگ سیکشن
E/M-i ، سکردو بلتستان

۵۰۲۔ حوالدار غلام مہدی
۸۔ این ایل آئی،
بٹالین اے کمپنی معرفت
FPU - 8

۵۰۳۔ حوالدار کلرک، حاجی محمد علی
7 - این۔ ایل۔ آئی بٹالین معرفت
FPU- 8

۵۰۴۔ حاجی بابو محمد علی تھلوی
معرفت ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس گانچھے
سکردو بلتستان

۵۰۵۔ غلام نبی بلتستانی جیلانی آباد
نزد PIA کارگو آفس
راولپنڈی

۵۰۶۔ محمد الیاس متعلم
مدرسہ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن
سکردو بلتستان

۵۰۷۔ حاجی قربان علی محلہ دوسکود
موضع چھوار ڈاکخانہ سکسہ
ضلع گانچھے بلتستان

۵۰۸۔ سپاہی محمد علی خپلوی
NLI-5 بٹالین، A کمپنی
معرفت 17 - FPU

۵۰۹۔ آغا سید علی کاظمی
خاص مقام تھلونگپوس ڈاکخانہ سکسہ
علاقہ چھوربٹ، گانچھے بلتستان

۵۱۰۔ سید علی خانقاہ معلیٰ حشوپی
تحصیل شگر سکردو بلتستان

۵۱۱۔ سید محمد صاحب میر واعظ خانقاہ معلیٰ شگر
آستانہ کھور پوسٹ کوڈ نمبر 16300
شگر سکردو بلتستان

۵۱۲۔ ڈاکٹر حسین سرمیکی، بی ایس سی
پاکستان فورسٹ انسٹی ٹیوٹ
پشاور

۵۱۳۔ غلام رسول
12 این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPU

۵۱۴۔ سپاہی کلرک اعجاز حسین
12 این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPU

۵۱۵۔ سپاہی کلرک محمد حسین
12 - این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPU

۵۱۶۔ سپاہی غلام عباس
12 - این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPU

۵۱۷۔ محمد علی فارسٹ گارڈ
غورسے گونما، ڈاکخانہ غورسے
ضلع گانچھے سکردو بلتستان

۵۱۸۔ CQ محمد ذاغونی
5 - این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPL

۵۱۹۔ سپاہی قربان علی پرتوکی
5 - این ایل آئی بٹالین
معرفت 5 - FPU

مستقل خریداروں کی فہرست

(مارچ ۱۹۹۶ء)

۵۲۰۔ محمد یوسف القدوم معرفت
عبدالرحیم خان قراقرم بیکری
گلی نمبر 9 بیڈن روڈ
لاہور

۵۲۱۔ مولوی محمد حسین مدرس
تعلیم القرآن دلتر تھلے
ڈاکخانہ تھلے گانچھے بلتستان

۵۲۲۔ ابراہیم صاحب سرکردہ دلتر
ڈاکخانہ تھلے
ضلع گانچھے بلتستان

۵۲۳۔ غلام علی حیدری گورنمنٹ
پرائمری سکول دلتر ڈاکخانہ تھلے
ضلع گانچھے بلتستان

۵۲۴۔ بوالحسان، اسسٹنٹ آپریٹر
پاور ہاؤس تھلے ڈاکخانہ تھلے
ضلع گانچھے بلتستان

۵۲۵۔ ریٹائرڈ لانس نائیک ابراہیم
ڈاکخانہ وزیرپور، صوفی آباد
شگر سکردو بلتستان

۵۲۶۔ سپاہی نثار علی عابدی شگری
10 این ایل آئی بٹالین
B کمپنی معرفت 17 - FPU

۵۲۷۔ طالب علم سخاوت علی
درجہ دہم شگر الچوڈی
تحصیل شگر سکردو بلتستان

۵۲۸۔ شیر علی جنرل سیکرٹری
تنظیم فلاح وبہبود صوفیہ نوربخشیہ
وزیرپور تحصیل شگر
سکردو بلتستان

۵۲۹۔ علی حسین غوری نیجر
گرلز مڈل سکول الچوڈی
تحصیل شگر سکردو بلتستان

۵۳۰۔ علی خان انچارج
مدرس پرائمری سکول کانڈے
ڈاکخانہ مچلو گانچھے بلتستان

مستقل خریداروں کی فہرست

(اپریل ۱۹۹۶ء)

۵۳۱۔ محمد جان فوٹو کاپیئر آپریٹر
AKRSP پوسٹ بکس سدپارہ روڈ
سکردو بلتستان

۵۳۲۔ سمیع اللہ ولد شکور علی
خپلو بلالا محلہ کھانسر
ضلع گانچھے بلتستان

۵۳۳۔ مولوی محمد تقی مدرس
مدرسہ نوریہ نوربخشیہ
ژگوپہ وزیرپور
تحصیل شگر ضلع سکردو

۵۳۴۔ علی حسین شگری معرفت
علی رضا موذن مسجد حسینی
جی ایریا کورنگی 5-1/2
کراچی نمبر31

۵۳۵۔ حاجی محمد یحییٰ سرمکی
یحییٰ ایگرو ویٹرنری سٹور
حسینی مارکیٹ
سکردو بلتستان

۵۳۶۔ آخوند عبداللہ گواس
امیرآبادی چھوربٹ
ضلع گانچھے بلتستان

۵۳۷۔ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر
پرنسپل کالج برائے خواتین
مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

۵۳۸۔ محمد صادق براچہ
ڈاکخانہ سرمیک
ضلع سکردو بلتستان

۵۳۹۔ محمد ظہیر منذوق
ریجنل مارکیٹنگ آفیسر
AKRSP ضلع سکردو بلتستان

۵۴۰۔ نائیک سجاد حسین عباسی
کالج آف آرمی ایجوکیشن
شبلی کمپنی پلاٹون نمبر5
اپرٹوپہ مری

۵۴۱۔ نائیک محمد ابراہیم شگری
5 - این ایل آئی بٹالین A.CY
معرفت 17 - FPU

۵۴۲۔ سپاہی محمد علی خپلوی
5 - این ایل آئی بٹالین
معرفت 17 - FPU

۵۴۳۔ غلام مہدی صدر
حسن آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن
پوسٹ بکس نمبر660 ،
ضلع سکردو بلتستان

۵۴۴۔ محمد علی بھائی جان
حبیب بنک شگر برانچ
تحصیل شگر ضلع سکردو بلتستان

۵۴۵۔ شیر علی جنرل سیکرٹری
تنظیم فلاح و بہبود
صوفیہ نوربخشیہ
وزیرپور شگر

۵۴۶۔ شجاعت حسین بلتستانی
نیو ہاسٹل روم نمبر42
گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی
ملتان

۵۴۷۔ محسن علی ولد آخوند حسین
ڈاکخانہ و محلہ غورسے
ضلع گانچھے بلتستان

۵۴۸۔ غلام مہدی جنرل سیکرٹری
این وائی ایف حشوپی
تحصیل شگر سکردو بلتستان

سرمک میں تین روزہ اعتکاف کی اختتامی تقریب کی خصوصی رپورٹ

غلام مہدی شاہد سرمکی

اس سال سرمک گرونگل مسجد شاہ ہمدان میں تین روزہ پہلا اعتکاف کا بندوبست کیا گیا۔ تمام لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس میں تقریباً چالیس روزے توبہ استغفار کر کے اس نیک عمل کو ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد ماہ فروری کی ۱۹ تاریخ رمضان المبارک کی ۲۷ ویں کو بروز جمعہ المبارک کو سرمک محلہ ڈھوڈھر کی خوبصورت مسجد میں تین روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا۔ اختتام پر ایک تقریب منعقد ہوئی۔

جس کی صدارت جناب حاجی محمد علی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل سکردو نے فرائض سرانجام دیئے۔ جبکہ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب حاجی شاہ اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع سکردو تھے

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایچ معروفی

نظام انسانیت کو بحال کرنے کے لئے سید علی ہمدانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

وفاقی وزیر امور کشمیر

تصوف اسلام کے عظیم ترین علوم میں سے ہے۔

علی ذوعلم

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی اور ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر کی کتابوں کی تقریب رونمائی۔

۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں میر سید علی ہمدانیؒ کی سیرت و تعلیمات پر لکھی جانے والی دو کتابوں خلاصۃ المناقب اور شاہ ہمدانؒ میر سید علی ہمدانی از ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر و ڈاکٹر سید حسین ہمدانی کی تقریب رونمائی ہوئی تقریب کا آغاز سید محمد رضوی سٹیج سیکرٹری نے کیا۔ قاری حسن نجفی نے تلاوت کلام پاک کی

علی ذوعلم سرپرست مرکز تحقیقات فارسی۔ بیگم ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر۔ ڈاکٹر سید حسین ہمدانی۔ مولانا اسحاق نظری صاحب۔ ڈاکٹر غضنفر مہدی سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ صدارت کے لئے وفاقی وزیر امور کشمیر محمد افضل خان صاحب تشریف لائے تھے۔

ڈاکٹر صدیق شبلی نے خلاصۃ المناقب پر تبصرے سے اجلاس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا: ہم اپنے ماضی کے اداروں اور مثبت اقدار سے کٹ گئے ہیں۔ قرون وسطیٰ کے مسلم معاشرے کی تشکیل اور استحکام میں تصوف نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایک مکمل نظام اور ایک پورا کلچر تھا۔ خانقاہ کا وجود اور مرشد کی تربیت معاشرے کی روحانی اور معاشی ذمہ داری کا ازالہ کرتے تھے۔ خلاصۃ المناقب اسی نظام کی یاد دلاتی ہے۔ نورالدین بدخشی نے جو بارہ سال میر سید علی ہمدانی کی خدمت میں رہے انہوں نے خلاصۃ المناقب میں جو انہوں نے میر صاحب کی وفات کے فوراً بعد لکھی وہ سب مناقب تحریر کئے جو ان کے چشم دید تھے۔

برصغیر کے محقق بے بدل مولوی محمد شفیع صاحب کی زیرنگرانی خلاصۃ المناقب کی تصحیح کرنا ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر صاحب کے لئے ایک بڑا اعزاز تھا۔ انہوں نے دنیا کے مختلف گوشوں سے خلاصۃ المناقب کے چھ نسخے منگوا کر کام کا آغاز کیا۔ اس طرح یہ مستند ترین تحقیقی شاہکار ہے۔

انہوں نے آغا حسین ہمدانی کی کتاب شاہ ہمدان کی تعریف بھی کی جس کا فارسی ترجمہ نامور محقق ڈاکٹر محمد ریاض مرحوم نے کیا ہے۔

میر عبدالعزیز صاحب نے ڈاکٹر ہمدانی کی کتاب شاہ ہمدان میر سید علی ہمدانی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سید علی ہمدانی کشمیریوں کے خصوصاً اور اسلامیان برصغیر کے عموماً محسن ہیں۔ بدقسمتی سے خود اہل ہمدان سید علی ہمدانی کے

نام سے ناواقف ہیں لیکن اس بات کا کریڈٹ ڈاکٹر آغا ہمدانی کو جاتا ہے کہ انہوں نے اہل ایران کو سید علی ہمدانی پر کام کرنے کی ترغیب دلائی ۔ شاہ ہمدانؒ نے کسی خاص مسلک کا نہیں بلکہ قرآنی اسلام کا پرچار کیا ۔ انہوں نے مذہب کی نہیں بلکہ دین کی بات کی ۔ راجیو گاندھی نے کہا تھا کہ شاہ ہمدانؒ ہی وہ شخصیت تھی جس نے کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنایا ۔

ڈاکٹر ہمدانؒ کی کتاب دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے ۔ انہوں نے کتاب کی جامعیت اور افادیت کی تعریف کی ۔

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے میر سید علی ہمدانی کی منقبت میں تحریر کردہ شان سنائی ۔

اے علی اے کشمیریان
سید السادات پاکستانیان

سید سبط حسن رضوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ شاہ ہمدان ، مبلغ ، معلم اور شارح اسلام دین تھے ۔ اس دور میں ہمیں شاہ ہمدان کی تعلیمات کو جاننے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس لئے کہ وہ مصلح بھی تھے ۔ یہ خصوصیت انہیں سیرت محمد مصطفیؐ سے حاصل ہوئی ۔ دین اسلام میں معاملات کو عبادات پر فوقیت دی گئی ہے ۔ آغا ہمدانی کی کتاب میں فلسفہ اخلاق پر ایک پورا باب موجود ہے ۔ سید علی ہمدانی نے نہ صرف اہل اسلام کے قلوب پر حکمرانی کی بلکہ درد انسانیت کے ناطے اہل کشمیر کو صنعت و حرفت کی تعلیم دے کر افلاس کے پنجے سے بھی آزاد کیا ۔

ڈاکٹر غضنفر مہدی نے اپنے خطاب میں فارسی دانی کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔ انہوں نے کہا کہ مرکز تحقیقات فارسی ہمارا استاد ادارہ ہے ۔ فیض احمد فیض کہتے تھے کہ پاکستان تہذیب فارس کا علاقہ ہے وادی سندھ ۔ مرکز تحقیقات فارسی نے مقامی صوفیائے کرام کے بارے میں گراں قدر کام کیا ہے ۔ انہوں نے ڈاکٹر ہمدانی اور ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر صاحب کو مبارک باد پیش کی ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شاہ ہمدان کو کسی بھی فرقے سے منسلک کرنا زیادتی کی بات ہے ۔

سید محمد رضوی نے وفاقی وزیر میر افضل خان صاحب پر زور دیا کہ بلتستان میں موجود حضرت میر سید علی ہمدانی کے آثار کو محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں ۔

آغا علیؔ ذوعلم نے اپنی فارسی تقریر میں کہا کہ دونوں کتابوں کا موضوع ایک ہے ۔ انہوں نے کہا کہ تصوف اسلام کے عظیم ترین علوم میں سے ہے ۔ اور اس کی قدر و منزلت نہایت بلند ہے ۔ حضور پاکؐ نے فرمایا : اول الدین معرفت الجبار ۔ تصوف و عرفان کا اصل مبدا حضورؐ کی ذات ہے ۔ آج چودہ سو سال بعد بھی شجر تصوف کا ثمر اور اس علم کے فیض سے دنیا مستفید ہو رہی ہے ۔ عرفان و تصوف صرف ایک تاریخی بات نہیں بلکہ نیاز بشر ہے ۔ انہوں نے سید اشرف ظفر اور سید حسین ہمدانی ہر دو مؤلفین کی کاوشوں کی تعریف کی ۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب اسلامی ایران کے بعد ایران میں تصوف و عرفان کی بڑی پذیرائی ہو رہی ہے ۔ ایران کی بڑی بڑی درسگاہوں میں آج تصوف کا درس دیا جا رہا ہے محی الدین عربی کی فصوص الحکم شامل نصاب ہے ۔ اور آیت اللہ خمینی خود ایک مرد عارف تھے ۔ آخر میں انہوں نے مہمان خصوصی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا ۔

وفاقی وزیر محمد افضل خان صاحب نے خطبہ صدارت میں دونوں مؤلفین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے فی زمانہ میر سید علی ہمدانی کی تصانیف کا اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے خطے میں جو فارسی تہذیب کا امین تھا ایک غاصب (انگریز) نے ہمیں اس ورثے سے محروم کر دیا ۔ اگرچہ اس غاصب کو گئے ہوئے پچاس برس ہو گئے مگر ہمارا ثقافتی اور روحانی انحطاط جاری ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی مملکت کے حکمران کو امام جماعت بھی ہونا چاہئے ۔ انہوں نے کہا معاملات اعتقادات کا پرتو ہوتے ہیں ۔ آج بدقسمتی سے مسلمان مسلمان کی جان کے درپے ہے ۔ صوفیائے کرام انسانیت کے حامی تھے ۔

اسلامی معاشرے کی بنیاد دولت کی بجائے انسانیت پر ہے ۔ لیکن ہم اس حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں ۔ ایسے میں میر سید علی ہمدانی کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت

ہے تاکہ انسانیت کا نظام پھر سے بحال ہو سکے۔

وفاقی وزیر نے مزید کہا کہ بلتستان میں شاہ ہمدان کے آثار کو محفوظ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

آخر میں ڈاکٹر سید اشرف ظفر نے اپنے تحقیقی سفر کی روداد سناتے ہوئے بتایا کہ برصغیر کے عظیم محقق مولوی محمد شفیع کی زیرنگرانی تحقیق کے کن کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد خلاصۃ المناقب کے نسخے کی تصحیح ممکن ہو سکی اور اب بیس برس کی طویل مدت کے بعد یہ نسخہ شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ شاہ ہمدانؒ کسی خاص فقہی مسلک سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مسلمان ابن مسلمان تھے اور آج کے دور میں بھی اہل اسلام کو مسلمان ابن مسلمان ہونے پر فخر کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ خلاصۃ المناقب کے نسخہ بلتستان میں وہ صفحات نادارد تھے جو ائمہ اہل بیت کی مدح و توصیف میں ہیں لیکن پنجاب یونیورسٹی کے خوبصورت نسخے میں یہ صفحے موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہل بلتستان نے خلاصۃ المناقب کا اردو ترجمہ پہلے ہی شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آج کی اس محفل میں ہمیں ایک صاحب علم کی کمی محسوس ہو رہی ہے جنہوں نے بلتستان میں امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی کرامات سے متعلق واقعات کو بھی تاریخی حقائق کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔ یہ عظیم محقق مولانا غلام حسن حسنو ہیں۔ آج کی اس محفل میں ان کے خطاب کی ضرورت تھی۔

آخر میں دونوں مؤلفین نے معزز مہمانوں اور شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا۔

نوائے صوفیہ کے ڈاکٹر قاری محمد نعیم نے ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر کو نوائے صوفیہ اور رسالہ دہ قاعدہ کے نسخے بھی پیش کئے۔

ح-م-ن

نوائے صوفیہ کا پرانا اور مستقل قاری ہوں۔ شمارہ نمبر ۳۰ میں جناب راحؔ صاحب کے گلہائے عقیدت بحضور شاہ سیدؒ بہت پسند آئے۔ مجھے رسالہ ڈبل موصول ہو رہا ہے لہذا ریکارڈ میں درستگی فرمائیں علاوہ ازیں سالانہ چندہ بھی ارسال ہے۔ جواب: غلام رسول صاحب آپ اپنا پتہ مکمل تحریر کریں تاکہ درست کیا جا سکے۔ (ادارہ)

غلام رسول سرمیکی

اورل کریس میں سہ روزہ اعتکاف کی اختتامی تقریب

غلام مہدی شاہد

یکم مارچ ۱۹۹۶ء کو ضلع سکردو اور ضلع گانگچھے کے سنگم پر واقع وادی کریس میں سہ روزہ اعتکاف کے اختتام پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز قاری محمد ابراہیم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں جناب مولانا محمد علی عارف نے نام "محمدؐ" پر اپنے خوبصورت لہجہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نے خطاب میں قرآن مجید کی آیت مبارک یا ایھاالذین آمنو اذکر اللہ ذکرا کثیرا پر روشنی ڈالی۔ مولانا رستم علی صاحب نے ملت نوربخشیہ کے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ جوانی میں تزکیہ نفس پر عمل کریں اسی میں کامیابی ہے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ مولانا عبدالحمید صاحب نے خطاب کرتے ہوئے علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھا:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

آخر میں صدر تقریب جناب الحاج فقیر محمد ابراہیم نے اپنے خطاب میں کہا۔ ہمیں قرآن و سنت اور آئمہ طاہرین، امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور شاہ سید محمد نوربخشؒ کے دینی مشن کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا فقیر محمد ابراہیم صاحب کی شعلہ بیانی نے سامعین کرام پر رقت طاری کر دی اور انہوں نے ملت نوربخشیہ کے نوجوانوں کو تزکیہ نفس کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے صدارتی خطاب میں مذہب حقہ کیلئے خصوصی دعاؤں کے ساتھ ملک پاکستان کی سالمیت اور دنیا میں ہر جگہ امن اور سکون اور اسلام کی سربلندی کے لئے بھی دعا کی۔

غلام عباس چوپا سیکرٹری جنرل این وائی ایف ناردرن ایریاز کا تعارف



غلام عباس چوپا کا تعلق ضلع گانچھے بلتستان کے ہیڈ کوارٹر خپلو سے ہے میٹرک کا امتحان ۱۹۹۱ء میں ہائی سکول خپلو سے امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عروس بلد کراچی کا رخ کیا۔ جہاں علامہ اقبال کالج سے ایف ایس سی کرنے کے بعد نیشنل کالج شہید ملت روڈ کراچی میں ڈگری کلاس کے طالب علم ہیں۔ مستقبل میں وکیل بن کر مظلوم طبقہ کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ غلام عباس چوپا نے حال ہی میں این وائی ایف ناردرن ایریاز کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے شمالی علاقہ جات کا تفصیلی دورہ مکمل کیا ہے۔ غلام عباس صاحب ایک نوجوان طالب علم ہیں۔ آپ این وائی ایف ناردرن ایریاز کے سیکرٹری جنرل ہونے کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ گانچھے کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ ابتدا سے ہی طلباء کی نمائندگی کرتے ہوئے مختلف تقریبات میں حصہ لیتے رہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی قائدانہ صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا ہوا

طلباء برادری کی خدمت کے جذبے کو دیکھ کر بعض طالب علم رہنماؤں نے این وائی ایف میں شامل ہونے کا مشورہ دیا جسے انہوں نے قبول کر لیا۔ ۱۹۹۵ء میں وہ این وائی ایف گانچھے کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس کے بعد گزشتہ سالانہ کنونشن میں این وائی ایف ناردرن ایریز کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ آپ وقتاً فوقتاً شمالی علاقے کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں پروفیسر منظوم علی کے تیار کردہ اٹلس میں جو مذہبی رنگ شامل کیا گیا تھا وہ غیر حقیقت پسندانہ اور تاریخی حقائق کے منافی تھا۔ اس سلسلے میں انہوں نے چیف سیکرٹری ناردرن ایریاز سے ملاقات کی اور اس اٹلس میں ضروری ترمیم کرنے کے ساتھ ساتھ اگلے ایڈیشن میں فرقہ وارانہ معلومات کو ختم کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ شمالی علاقہ جات میں فرقہ وارانہ تصادم پیدا نہ ہو۔

غلام عباس نے کہا ہمارے ہاں فی الوقت جو حالات پیدا ہوتے ہیں اس کے حل کے سلسلے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ہر ایک کی رائے کا احترام کیا جانا چاہئیے اگر کوئی مسئلہ حل طلب ہے تو اس کو مل بیٹھ کر حل کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ کسی بھی شخص کی سوچ کو یکدم تبدیل نہیں کیا جا سکتا چنانچہ ہر مسئلہ مناسب انداز سے بتدریج حل کیا جا سکتا ہے۔ اہل دانش اور علماء کو چاہیئے کہ وہ مثبت انداز سے مسئلے کا حل تلاش کریں اور جب کبھی حلف اٹھائیں یا معاہدہ کریں تو اس پر عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیئے اگر معاہدوں کو کاغذ کا ٹکڑا سمجھ کر نظرانداز کرنے کا وطیرہ برقرار رہا تو قوم و مذہب پر برے اثرات مرتب ہوں گے۔

انہوں نے کہا حالیہ دورے میں علماء اور دانشوروں نے ہماری رہنمائی کی۔ اس سلسلے میں پیر نوربخشیہ سید محمد شاہ نورانی صاحب، بوا فقیر ابراہیم صاحب، مفتی عبداللہ صاحب، الحاج سید علی شاہ صاحب اور دیگر علماء کرام قابل ذکر ہیں۔ اور مرکزی انجمن نے ہمارے ساتھ مالی تعاون فرما کر ہماری مشکلات دور کیں۔ جس کے لئے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ادارہ نوائے صوفیہ کے بھی شکرگزار ہیں کہ اس رسالے کے بغیر ہمارا کام ہونا محال تھا اس مجلہ کی بدولت آج نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن قوم میں متعارف ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں نوائے صوفیہ کی وجہ سے قوم میں جو بیداری آئی ہے اس کے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ انشاء اللہ این وائی ایف کا ہر رکن نوائے صوفیہ کے لئے کام کرے گا۔ ہم اس کی پالیسیوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیں کیونکہ تعلیم کے بغیر کسی میدان میں کامیابی ممکن نہیں۔ علم ایک ایسی دولت ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت چھین نہیں سکتی ۔ یہ ہمیشہ ساتھ دینے والا ساتھی اور دوست ہے۔

اسلام آباد میں حضرت علیؑ کا یوم شہادت مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا

۱۱ فروری ۱۹۹۶ء کو جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں حضرت علیؑ کے یوم شہادت کے سلسلے میں قرآن خوانی کے بعد ایک جلسہ کا اہتمام ہوا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اس موقع پر نوجوان عالم دین مولانا عبدالسلام نے امیر المومنین حضرت علیؑ کے فضائل اور مناقب بیان کئے۔ انہوں نے کہا حضرت علیؑ مثالی شجاعت اور منفرد بہادری کے پیکر تھے۔ آپ کے کمالات، علم و دانائی ہم سب کے لئے رہنمائی کا سامان ہے۔ آپ کا عہد خلافت دیانت داری قومی وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوام الناس کی فلاح و بہبود پر بھرپور توجہ دینے کی مثالوں سے پر ہے۔ آپ کی شجاعت اور دین اسلام کے لئے خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

مرکزی امام حسینؑ کونسل کے زیر اہتمام شہادت علیؑ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا کہ مسلمان موجودہ مسائل سے نجات حضرت علیؑ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ وفاقی وزیر سید خورشید احمد شاہ نے کہا کہ امیرالمومنین نے اپنی زندگی اسلام اور انسانیت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ مصر کے سفیر ڈاکٹر نعمان جلال نے کہا کہ حضرت علیؑ مرکز ایمان و تصوف اور محور اسلام ہیں۔ حضرت علیؑ نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے مسلمانوں میں نفاق پیدا ہوتا ہو۔ جمعیت علماء اسلام (س) کے سیکرٹری اطلاعات سید اظہار حسین شاہ بخاری نے کہا حضرت علیؑ بہادری اور شجاعت کے وہ پیکر تھے جنہوں نے کبھی کسی جابر کے آگے سر خم نہیں کیا آپ نے آنحضرتؐ کا پیغام بلند کیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان قربان کر دی انہوں نے کہا مسلمان جن حالات سے گزر رہے ہیں ان کے پیش نظر حضرت علیؑ کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

احمد علی شاہین
سیکرٹری نشرواشاعت

اظہار تعزیت

۲۳ فروری ۱۹۹۶ء کو انجمن محفظ اہلیان یوچنگ کراچی کا ایک تعزیتی اجلاس انجمن کے صدر غلام حسین سینچ صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں انجمن محفظ اہلیان یوچنگ کے چیئرمین جناب مولانا غلام حسن نیازی صاحب کے ماموں اور انجمن ہذا کے سرگرم کارکن مولوی غلام حیدر صاحب کے (کراچی میں) اچانک انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر مرحوم کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

گلاب پور تھچو شگر میں این وائی ایف کا قیام

۲۸ فروری ۱۹۹۶ء کو گلاب پور تھچو میں ایک ہنگامی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں گاؤں کے فلاحی تعمیری اور دینی کاموں کی انجام دہی کے لئے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کا قیام عمل میں لایا گیا اس موقع پر درج ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔

۱۔ محمد حسن پروانہ، صدر
۲۔ غلام حیدر، نائب صدر
۳۔ فرمان علی صابری، جنرل سیکرٹری
۴۔ ہادی علی تمنا، جوائنٹ سیکرٹری
۵۔ محمد فصیح رحمانی، رابطہ سیکرٹری
۶۔ محمد شریف رضوی، خزانچی
۷۔ ناظم اعلیٰ، محمد حسن بہشتی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان این وائی ایف کی ایکشن کمیٹی کی گلگت و بلتستان کے کامیاب دورہ سے واپسی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کے مرکزی کابینہ کی جانب سے منتخب کردہ ایکشن کمیٹی براہ انلس (نقشہ) ناردرن ایریاز جس کی سربراہی جناب محمد باقر دارا مرکزی صدر این وائی ایف پاکستان کر رہے تھے واپس آ گئی ہے۔ دورے سے واپسی پر انہوں نے اسلام آباد میں نمائندہ نوائے صوفیہ سے

باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور قوم کی نیک دعاؤں کی بدولت ہمارا دورہ کامیاب رہا۔ اس سلسلے میں یکم فروری ۱۹۹۶ء کو ایکشن کمیٹی نے جناب محمود خان صاحب چیف سیکرٹری شمالی علاقہ جات اور پروفیسر منظوم علی صدر شعبہ جغرافیہ ڈگری کالج گلگت سے گلگت میں ان کے دفتر اور رہائش گاہ پر ملاقات کی۔

جناب محمود خان صاحب سیکرٹری شمالی علاقہ جات نے وفد کی جانب سے پیش کردہ تمام مطالبات کو منظور کیا۔ اور پروفیسر موصوف سے بھی انہی نکات پر بحث ہوئی اور آخر میں موصوف نے اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے ایکشن کمیٹی کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ آئندہ اشاعت میں مذہبی حصے کو ختم کیا جائے گا اور دوبارہ مسلک نوربخشیہ کے ساتھ کسی قسم کی خیانت کرنے سے گریز کریں گے۔

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کا حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ آئندہ مذہبی فسادات پھیلانے والے عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے تاکہ شمالی علاقہ جات جیسے پرامن علاقے میں مذہبی فسادات نہ پھیلیں۔

مکتب تقویت الاسلام پر ایک نظر

صوفی محمد شفیع
سرپرست مکتب تقویت الاسلام

ہر اہل علم اور باشعور نوربخشی واقف ہے کہ "مکتب تقویت الاسلام" کی بنیاد ۱۹۷۴ء میں مرحوم اخوند علی اور جناب ڈاکٹر غلام مہدی نے رکھی تھی۔ مکتب ہذا میں دینی علوم کی درس و تدریس کے علاوہ اخلاقی اور ادبی علوم کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ مرحوم اخوند علی کی رحلت اور ڈاکٹر ۔۔۔ مہدی کی مصروفیات کی وجہ سے مکتب ہذا میں دینی عوم کا سلسلہ منقطع رہا۔ کئی سالوں کے بعد یعنی ۱۹۹۱ء سے نوجوانوں کے بھرپور تعاون اور بزرگوں کی دعاؤں کی بدولت اس مکتب میں درس قرآن کے علاوہ دعوت صوفیہ، فقہ الاحوط، اصول عقائد و دیگر دینی معلومات کا بھی درس دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں طالبات اور کم علم خواتین کے لئے اہل بیت کے فضائل و مناقب پر مطہری کا خطاب ہوتا ہے۔

حال ہی میں مکتب کی ایک بڑی لائبریری کا قیام عمل میں لانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ جس میں اسلامی کتب کے علاوہ مروجہ علوم کی بھی کتب مہیا کی جائیں گی۔ اس لائبریری کے لئے اب تک تقریباً بیس ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں۔

گلگت میں روح و ریحان کی بارش

غلام نبی اخلاقی کوروی

شاہ ہمدان جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کونوداس گلگت میں حسب سابق امسال بھی رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف نشینی و روحانی تربیت کا پروگرام ہوا۔ اعتکاف نشینی کے اس پروگرام میں مجموعی طور پر سات خوش نصیبوں نے حصہ لیا۔ روحانی تربیت کی اس نورانی ٹیم کی نگرانی کے فرائض مولوی شکور علی انور سرانجام دے رہے تھے۔

اعتکاف کے اختتام پر فرزندان توحید کی کثیر تعداد نے مجلس عید ملن میں شرکت کی اور اعتکاف سے فارغ ہونے والے سعادتمندوں کو مبارک باد پیش کی۔

زندہ باد نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

بزم ٹی جی کے سرموں کراچی یونٹ آل پاکستان نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے عہدیداروں بالخصوص مرکزی صدر باقر دار صاحب اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ایک عظیم قربانی دے کر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے ایک مثالی تنظیم ہونے کا ثبوت دیا۔ یقیناً نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نے منظوم علی کو اپنی تیار کردہ اٹلس میں رودبدل کر کے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی صحیح آبادی درج کرنے اور امامیہ اثنا عشریہ کے بجائے اصل مذہبی نام درج کرانے پر مجبور کیا۔ یہ کارنامہ نوبخشیہ یوتھ فیڈریشن کے جیالوں کی مذہب نوربخشیہ سے حقیقی محبت کا واضح ثبوت ہے۔

شمالی علاقہ جات کے ڈاکٹروں نے ہڑتال ختم کردی

شمالی علاقہ جات کے ڈاکٹرز جو پچھلے دنوں بھوک ہڑتال پر تھے وفاقی وزیر کشمیر و شمالی علاقہ جات محمد افضل خان اور وفاقی وزیر جے سالک کی یقین دہانی پر ہڑتال ختم کر دی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ شمالی علاقہ جات میں نیا ہیلتھ پراجیکٹ شروع کرکے وہاں ایک سو ڈاکٹروں کو روزگار دیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ بات بھی حکام بالا کو نظرانداز نہیں کرنی چاہیے کہ شمالی علاقہ جات میں جہاں ڈاکٹرز بیروزگار ہیں وہاں انجینئرز اور گریجویٹ نوجوان بھی روزگار کے متلاشی ہیں۔ لہٰذا ان کی مسائل کی طرف بھی توجہ دی جانی چاہیے تاکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں احساس محرومی پیدا نہ ہو۔

(ادارہ)

انتقال پر ملال

ممتاز عالم دین مولوی علی (سترونپی والے) طویل علالت کے بعد گزشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں سترونپی خپلو میں انتقال کرگئے۔

مرحوم علاج کی غرض سے کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں کچھ دن داخل بھی رہے۔ مولوی صاحب تصوف کے نامور عالم دین مولوی حمزہ علی مرحوم کے بھتیجے تھے۔ آپ شعلہ بیان خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کے شعبہ سے بھی منسلک تھے۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ عرصہ تک محسوس کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

مارچ کے شمارے کو پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اس رسالے کی وساطت سے عوام نہ صرف دینی مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔ بلکہ بزرگان دین کے حالات زندگی بھی پڑھنے کو ملتے ہیں۔

محمد شریف انصاری

کندو س،

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کے وفد کی سرموں میں آمد چندہ مہم اور رکنیت سازی کی رپورٹ

عبدالحق سرموں

۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء بروز جمعہ المبارک کو جناب غلام علی حیدری کی قیادت میں مدرسۃ شاہ ہمدان کا ایک وفد چندہ مہم اور مستقل رکنیت سازی کے سلسلے میں سرموں پہنچا۔ مقامی علماء کرام، عوامی نمائندوں اور کل سرموں کے سرکردگان نے پرجوش انداز میں وفد کا شاندار استقبال کیا۔ سیٹھ محمد حسین نے اس موقع پر وفد کے اعزاز میں ظہرانے کا بندوبست کیا۔ جس میں سرکردگان کے علاوہ علماء نے بھی شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد جناب غلام علی حیدری نے خانقاہ معلیٰ میں نمازیوں کے ہجوم سے خطاب کیا اور اپنے دورے کے مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ میں اہلیان سرموں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ سرموں ایک خاص نوربخشی آبادی ہے۔ یہاں کی مردم خیز سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں ایسے نامور اور جید علماء کرام پیدا ہوئے ہیں۔ جن کو نوربخشی آبادی میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تصوف کے اس متوالوں نے اس گلشن کو آباد رکھا ہوا ہے۔

انہوں نے ملت نوربخشیہ کے اہم مسائل کی جانب بھی لوگوں کی توجہ مبذول کرائی اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ ملی ہم آہنگی کو فروغ دینے نیز مدرسہ شاہ ہمدان کے لئے چندہ دینے اور معاونت کی اپیل کی۔

وفد کا دورہ آباداں

وفد نے ابدان کا ایک مختصر دورہ کیا۔ نمبردار غلام محمد موضع آباداں نے ایک مرکزی تبلیغی ٹیم تشکیل دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ تاکہ عوام کو رشد وہدایت کا پیغام پہنچا سکے۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا نیز عوامی سطح پر ہنگامی چندہ جمع کر کے مرکز تک پہنچانے کا انہوں نے ذاتی طور پر اعادہ کیا وفد کو رخصت کرنے کے لئے سرموں تک

باقی صفحہ نمبر ۲۹ پر

قارئین کے خطوط

غلام حسن ششری (ہومیو ڈاکٹر ایم اے شاہد)

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے دسمبر کے شمارے میں غلام حسن حسرت کی لکھی ہوئی بلتستان کی تاریخ پر اچھی خاصی تنقید کی ہے۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسی باتوں کا خیال رکھیں گے۔

اخوند عبداللہ کوس چھوربٹ
پیش امام مسجد امیر کبیر

کارکنان نوائے صوفیہ کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں حضرت شاہ سید نوربخش اور امیر کبیر سید علی ہمدانی کے ارشادات گھر گھر حتیٰ کہ ہمارے اور ہمارے پسماندہ علاقے میں مقیم بھائیوں کو بھی دستیاب ہو رہے ہیں۔

بلبل تصوف جناب الحاج مولانا علی کوروی مرحوم کی یادگار تقریر حقیقت تصوف پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(سپاہی نثار علی بی کمپنی)

نوائے صوفیہ کو دن بدن جامع اور دلچسپ بنانے میں آپ لوگوں کی محنت و لگن داد آفرین کی مستحق ہے۔ یوں تو شمارہ نمبر ۱۳ کے تمام مضامین بہت معیاری تھے۔ لیکن ذوالفقار علی قمر الموسوی کا مضمون "حب آل محمدؐ" اور ڈاکٹر اینڈ ریزریک کا انٹرویو بہت پسند آیا۔

غلام رسول ثاقب سرمکی
جوائنٹ سیکرٹری
این وائی ایف کورنگی یونٹ
کراچی

نوائے صوفیہ اہل تصوف کے لئے انمول تحفہ، مذہب نوربخشیہ کا واحد ترجمان باعث افتخار اور محبوب ترین رسالہ ہے۔ اس کی جتنی تعریف کرے کم ہے۔ میری طرف سے نوائے صوفیہ کی انتظامیہ کو سلام اور مبارک باد دیں۔
موسیٰ علی جان کراچی

ادارہ نوائے صوفیہ کی جانب سے "سند حسن کارکردگی" وصول ہوئی۔ ہم دینی کاموں میں جو حصہ لیتے ہیں وہ کسی دنیاوی معاوضے یا شہرت کے لئے نہیں کرتے بلکہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر کرتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ بہرحال آپ نے بندہ ناچیز کو اس قابل سمجھا اور اس سند سے نوازا اس کے لئے آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

عبدالرحمان لائبریرین
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن
کراچی

نوائے صوفیہ لفظ بہ لفظ پڑھتا ہوں۔ یہ رسالہ نہ صرف اپنے ظاہری حسن خوبی سے مالا مال ہے بلکہ قرآن سنت امیر کبیر اور شاہ سیدؒ کی تعلیمات سے بھی مزین ہے۔ بلا مبالغہ نوجوانان نوربخشیہ کو دین کی طرف راغب کرنے میں نوائے صوفیہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ لوگوں نے نوائے صوفیہ کی وساطت سے بکھری ہوئی قوم کو ایک بار پھر یکجا کیا ہے۔ نوائے صوفیہ میں تجارتی اشتہارات کے لئے نرخ نامہ بھی شائع کریں۔

غلام مہدی شاہد
سرمیک سکردو بلتستان

پچھلے تین ماہ سے رسالہ موصول نہیں ہو رہا۔ رسالے کے لئے مبلغ ۱۰۰ روپے ارسال کئے تھے۔ لیکن جواب تک نہ ملا۔ براہ کرم مطلع فرمائیں۔ محمد احسن نوری ابوظہبی

میں نوائے صوفیہ کا پرانا مستقل قاری ہوں۔ سابقہ چندہ کے بارے میں یاددہانی کی اطلاع موصول ہوئی۔ انشاء اللہ رقم بھیج دوں گا۔ دیگر نوائے صوفیہ نئی نسل کے لئے مشعل راہ اور مینارہ نور ہے۔ یہ رسالہ معاشرتی برائیوں کے گرد و غبار سے دلوں کو صاف کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کی وجہ شہرت ادارہ نوائے صوفیہ کی انتھک محنت اور جذبہ ایمانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محمد عارف کو

عظیم دینی درسگاہ مدرسہ شاہ ہمدان

سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) سکردو بلتستان کے اراکین اور مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کے منتظمین نے دینی ادارے کو چلانے کے لئے نوربخشی عوام سے ایک بار ہنگامی چندہ اور سرکاری ، نیم سرکاری ملازمین ، کاروباری حضرات سے مستقل طور پر ان کی آمدنی کا ڈھائی فیصد چندہ ماہوار لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

یاد رہے کہ فی زمانہ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو ہی وہ واحد درسگاہ ہے جس سے احیائے تصوف اور اتحاد ملی کی تمام تر امیدیں وابستہ ہیں اور جہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید اور مروجہ علوم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

لہذا تمام نوربخشی پیروکاروں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس کارخیر میں بھرپور طریقے سے تعاون کر کے ملی یک جہتی اور جذبے ایمانی کا عملی مظاہرہ کریں۔ شکریہ

اکاؤنٹ نمبر BDA - 023 زرعی ترقیاتی بنک سکردو -

منجانب : غلام علی حیدری
جنرل سیکرٹری
انجمن فلاح و بہبود ،
صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ
ٹاؤن سکردو